صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 27 اکتوبر 2014ء بمطابق 02 محرم الحرام 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

خَـٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَـٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُO وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُوا۟ فَفِى ٱلْجَنَّةِ خَـٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَـٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۖ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍO فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَـٰٓؤُلَآءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ۔

(ترجمہ) (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں، اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے، وہ بہشت میں داخل کیے جائیں گے اور جب تک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ بہشت میں داخل کئے جائیں گے (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ یہ (خدا کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ تو یہ لوگ جو (غیر خدا کی) پرستش کرتے ہیں۔ اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا۔ یہ اسی طرح پرستش کرتے ہیں جس طرح پہلے سے ان کے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں۔ اور ہم ان کو ان کا حصہ پورا پورا بلا کم وکاست دینے والے ہیں۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور' شروع ہو رہا ہے، ایک گھنٹہ ٹائم ہے اس کیلئے تو میڈم عظمیٰ خان، سوال نمبر 1380۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ مسٹر سپیکر، 1380۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1380 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مسمی عبدالرشید بینک آف خیبر میں وائس پریذیڈنٹ کی پوسٹ پر خدمات سرانجام دے رہے تھے اور فالج کا حملہ ہونے پر کچھ عرصہ کام سے قاصر رہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کو بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے قانونی تقاضے پورے کئے بغیر (یعنی میڈیکل بورڈ تشکیل دیئے بغیر ریٹائر کر دیا گیا) جس کا ثبوت بحوالہ لیٹر نمبر/HRD/ HO/ BOK 2012/9754 مورخہ یکم جون 2012 جس پر واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ آپ کو کمزوری صحت کی وجہ سے وقت سے پہلے ریٹائر کر دیا گیا جبکہ مسمی کی ریٹائرمنٹ کا وقت 2015 تک تھا جبکہ جون 2012 میں ریٹائر کر دیا گیا جس سے نہ صرف وہ بلکہ پورا خاندان متاثر ہوا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا موجودہ حکومت سابقہ بینک آف خیبر کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا غیر قانونی فیصلہ واپس لینے اور مذکورہ آفیسر کو اپنے وقت پر قانون کے مطابق بروقت ریٹائرمنٹ کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سرکاری ملازم کو انصاف فراہم کر سکے اور موجودہ حکومت کے منشور پر عملدرآمد یقینی بنایا جا سکے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مسمی عبدالرشید بینک آف خیبر میں وائس پریذیڈنٹ کی پوسٹ پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ البتہ یہاں یہ امر انتہائی قابل ذکر ہے کہ فروری 2009 میں مسمی عبدالرشید پر فالج کا حملہ ہوا جس کی بناء پر مسمی عبدالرشید مورخہ 2 فروری 2009 سے 25 جولائی 2009 تک رخصت پر رہے جو کہ تقریباً 158 یوم بنتے ہیں۔ بینک نے نہ صرف ان کو چھٹی دی بلکہ چھٹی کے دوران تنخواہ، دیگر سہولیات اور علاج معالجہ کا سارا خرچہ بھی ادا کیا۔ نیز برآں مسمی

عبدالرشید پمز ہسپتال میں زیر علاج رہے لیکن اپنی خرابی صحت کی وجہ سے وہ اپنی بیماری سے مکمل طور صحت یاب نہ ہوسکے اور نہ ہی اس قابل رہے کہ اپنے پیشہ ورانہ امور تسلی بخش طریقے سے سرانجام دے پاتے۔ علاوہ ازیں مسمی عبدالرشید طویل انتظار کے باوجود مکمل طور پر روبہ صحت نہ ہو پائے اور اکثر اوقات بینک سے غیر حاضر رہتے تاہم بینک انتظامیہ نے مسمی عبدالرشید کی بینک سے ایک طویل وابستگی کی بناء پر کسی بھی انتہائی قدم سے گریز کیا، یہاں تک کہ مسمی عبدالرشید نے ایک مرتبہ پھر 16 مئی سے 14 جون 2011 تک کیلئے خرابی صحت کی بناء پر چھٹی کی درخواست کی جسے بینک انتظامیہ نے قبول کرتے ہوئے انہیں ایک ماہ کی رخصت عطاء کی۔ ایک مرتبہ پھر مسمی عبدالرشید نے مزید ایک ماہ کی رخصت چاہی جو کہ 15 جون 2011 سے 7 جولائی 2011 تک منظور کی گئی۔ آخر کار مجبوراً مسمی عبدالرشید کی طویل غیر حاضری (بناء کسی اجازت کے) کی بناء پر مورخہ 17 اپریل سے 7 جولائی 2012 کو ایک چٹھی نمبر BOK/HO/CICD/2012/6672 کے ذریعے مسمی عبدالرشید کو مطلع کیا گیا کہ وہ طویل عرصہ دفتر سے غیر حاضر ہیں اور اس بابت ان کی کوئی چھٹی بھی منظور نہ کی گئی ہے، لہذا وہ اپنی طویل غیر حاضری کی وضاحت بیان کریں۔ جس کے جواب میں مسمی عبدالرشید نے مزید تین ماہ کی رخصت چاہی، اس بناء پر کہ وہ ابھی تک اعصابی پریشانیوں کا شکار ہیں اور ہلنے سے بھی قاصر ہیں۔ ان کے اس بیان کے بعد یہ بات بہت واضح ہو گئی کہ عرصہ تین سال گزارنے کے باوجود مسمی عبدالرشید جسمانی طور اس قابل نہ تھے کہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دے پاتے۔

(ب) یہ قطعاً درست نہیں ہے کہ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے قانونی تقاضے پورے کئے بغیر ریٹائر کر دیا۔ یہ درست ہے کہ مسمی عبدالرشید کی ریٹائرمنٹ کا وقت 2015 تک تھا لیکن جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ بینک نے عرصہ تین سال تک مسمی عبدالرشید کی خرابی صحت کے باوجود محض انسانی ہمدردی کی بناء پر بھرپور رعایت برتی لیکن جب مئی 2012 کو مسمی عبدالرشید نے مزید تین ماہ کی رخصت طلب کرتے ہوئے بینک انتظامیہ کو مطلع کیا کہ وہ اعصابی پریشانیوں کا شکار ہیں اور ہلنے سے بھی قاصر ہیں تو بینک انتظامیہ نے بینک کے ایچ آر مینول کی شق 7.8 کے تحت تین سپیشلسٹ ڈاکٹرز صاحبان پر مشتمل ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا کیونکہ شق 7.8 میں واضح طور پر بیان ہے کہ "طویل رخصت جو کہ چھ ماہ سے زائد ہو تو اس

صورت میں ایمپلائی کو میڈیکل بورڈ جو کہ کم از کم تین سپیشلسٹ ڈاکٹروں پر مشتمل ہو، کے سامنے پیش ہونا ہو گا جو کہ بینک کی انتظامیہ ایمپلائی کے طبّی معائنے کیلئے تشکیل دے گی۔ میڈیکل بورڈ ایمپلائی کا تفصیلی طبّی معائنہ، ایمپلائی کی میڈیکل رپورٹس جسمانی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے کرے گا اپنی سفارشات پیش کرنے سے پہلے جو کہ حتمی ہوں گی۔ اگر ایمپلائی کسی بھی وجہ سے میڈیکل بورڈ کے روبرو پیش نہیں ہوتا تو بینک ایک دوسرا نوٹس اسے ارسال کرے گی جو کہ آخری نوٹس تصور کیا جائے گا۔ اگر اس کے باوجود ایمپلائی میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش نہ ہو پائے تو بینک یکطرفہ فیصلہ کر سکتی ہے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بعد"۔ چونکہ بینک انتظامیہ نے اسٹیٹ لائف انشورنش کارپوریشن کی جانب سے ایک میڈیکل بورڈ تشکیل کروایا اور اس بابت مسمی عبدالرشید کو اطلاع کی گئی کہ وہ میڈیکل بورڈ کے سامنے مورخہ 7 دسمبر 2010 کو پیش ہوں۔ چونکہ مسمی عبدالرشید مقررہ تاریخ پر بورڈ کے سامنے پیش نہ ہوئے، لہذا ایک مزید نوٹس مسمی عبدالرشید کو ارسال کیا گیا کہ وہ مورخہ 10 مارچ 2011 کو میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش ہوں لیکن دونوں مواقع پر مسمی عبدالرشید پیش ہونے سے قاصر رہے۔ اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن کی جانب سے تشکیل کردہ میڈیکل بورڈ صرف اس واسطے تھا کہ اگر وہ طبّی طور پر ملازمت کیلئے فٹ نہ قرار پاسکے تو ان کو 20 لاکھ روپے کا Disability claim دلوایا جاسکے۔ یہاں یہ امر انتہائی قابل ذکر ہے کہ اگر میڈیکل بورڈ انہیں فٹ قرار دے دیتا تو تب بھی وہ فیصلہ بینک انتظامیہ کو قبول ہوتا یعنی میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش ہونے میں ہر حال میں مسمی عبدالرشید کا ہی فائدہ تھا۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ بینک انتظامیہ نے مسمی عبدالرشید کی قبل از وقت ریٹائرمنٹ سے پہلے تمام قانونی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام کارروائی بینک آف خیبر کے قوانین کے مطابق کی اور ان کو Terminal Benefits کی مد میں -/6,211,658 روپے ادا کئے، جن میں سے 2,575,320 روپے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے بالخصوص (As a special case) مسمی عبدالرشید کیلئے مزید ایک سال کی نقد ایڈوانس برائے عرصہ جون 2012 سے جون 2013 تک بشمول جی پی فنڈ، گریجویٹی منظور کئے جو کہ ثابت کرتا ہے کہ بینک انتظامیہ نے مسمی عبدالرشید اور ان کے اہل خانہ کو نہ صرف مالی عدم استحکام سے بچایا بلکہ ان کی بھرپور مدد اور دادرسی بھی کی۔

(ج) جیسا کہ پہلے ہی مفصل بیان کیا جاچکا ہے کہ مسمی عبدالرشید کی ریٹائرمنٹ کے حوالے سے بینک انتظامیہ نے قانون و ضابطے کے مطابق کارروائی کی اور مسمی عبدالرشید کو موجودہ حکومت کے منشور کے عین مطابق جو کہ قانون کی بالادستی ہے، ملازمت سے قبل از وقت ریٹائر کیا اور ان کی بھرپور مالی اعانت کی اور اس کے علاوہ تقریباً سوا تین سال کا عرصہ جس میں مسمی عبدالرشید برائے نام دفتر میں حاضر ہوتے تھے اور کسی کام کے کرنے سے قاصر تھے، پھر بھی ان کو نہ صرف پوری تنخواہ بلکہ علاج معالجہ کی سہولت اور تمام Facilities بشمول بونس وغیرہ بھی بینک ادا کرتا رہا۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> جناب سپیکر! اس میں میں نے پوچھا ہے کہ عبدالرشید صاحب بینک آف خیبر کے وائس پریذیڈنٹ کی پوسٹ پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان پر جناب سپیکر، فالج کا اٹیک ہوا اور وہ اس وجہ سے طبیعت کی خرابی کی وجہ سے چھٹی پر رہے، تین بار انہوں نے چھٹی لی۔ اس کے بعد بغیر کچھ ان کو، جناب سپیکر! کسی بھی بینک کے ایچ آر مینول کے تحت جب آپ کسی بھی ایمپلائی کو ہٹاتے ہیں، ان کی صحت کی خرابی کی وجہ سے تو پہلے ان کیلئے ایک بورڈ تشکیل دیا جاتا ہے جس میں کم از کم تین ڈاکٹرز ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، انہوں نے عبدالرشید صاحب کو Termination letter بھیجنے سے پہلے کوئی بورڈ تشکیل نہیں دیا۔ یہاں یہ خود ایڈمٹ کرتے ہیں کہ ہمارا طریقہ کار یہ ہے لیکن اس طریقہ کار کو Follow نہیں کیا گیا۔ جولائی 2012 تک وہ چھٹی پر تھے اور ان کی چھٹی Accept ہو گئی تھی بینک سے اور جون میں ان کو ریٹائر کر دیا گیا۔ جناب سپیکر! آپ کی Attention چاہیئے ہوگی پلیز، سپیکر صاحب! ان کی چھٹی منظور ہوئی تھی اور ان کو چھٹی کے دوران ہی Terminate کیا گیا Whatever جبراً ریٹائر کیا گیا ان کو۔ جناب سپیکر، اگر انہوں نے بورڈ تشکیل دیا ہے ڈاکٹرز کا تو اس میں کوئی کاپی Attached نہیں ہے کہ کن ڈاکٹرز پر وہ بورڈ مشتمل تھا اور جناب سپیکر! اس سے پہلے اگر آپ ان کو جبراً ریٹائر کرتے ہیں تو آپ پہلے ایک نوٹس بھیجتے ہیں کہ آپ میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش ہوں۔ نہ ان ڈاکومنٹس میں اس لیٹر کی کاپی ہے جو بقول ڈیپارٹمنٹ کے مجھے Answer دیتے کہ ہم نے ان کو دو دفعہ اطلاع دی کہ آپ بورڈ کے سامنے پیش ہوں لیکن جناب سپیکر! وہ چیز اس کے ساتھ Attached نہیں ہے، وہ لیٹر کہاں ہے؟ جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہوگی، اگر آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں اور جناب سپیکر! ایک ایسا ایمپلائی جو ساری زندگی ایک

بینک میں گزار دے، اپنی لائف کا ایک بڑا پورشن گزار لیں اور ان کی ریٹائرمنٹ میں دو سال باقی تھے اور اس کو اس طرح جبراً رولز کے خلاف ریٹائر کیا جائے یقیناً جناب سپیکر! یہ ناانصافی ہو گی۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اسے کمیٹی کو ریفر کریں، اس کی جانچ پڑتال کریں اور ازالہ ہو سکتا ہے، ہم کرنے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان صاحب۔ مائیک کھول لیں۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): پہلے جی یہ سوال آیا تھا، پانچ چھ مہینے غالباً یا سات آٹھ مہینے پہلے یہ سوال اسمبلی کے فلور پر آیا تھا، تفصیلی جواب دیا گیا ہے اور مسمی رشید ہے، اس کے ساتھ بینک نے جو خصوصی رعایت کی ہے، آپ خود پڑھ لیں، بہت لمبی چوڑی ڈیٹیل لکھی گئی ہے، دفعہ وائز بھی لکھی گئی ہے۔ یہ انشورنس کمپنی کی طرف سے جو بورڈ تشکیل دیا گیا تھا تو اس نے بھی اس کے ساتھ خاص مہربانی کی ہے، یہ دو تین سال ملازمت کے اہل نہیں تھے، خود بھی انہوں نے ایڈمٹ کیا تھا لیکن اس کے باوجود ساری مراعات سی پی فنڈ ہے، جی پی فنڈ، گریجویٹی ہے، یہ سارے اس کو ملے ہیں اور بینک کی طرف سے یا انشورنس کمپنی کی طرف سے کوئی سقم، کوئی بھی کمی نہیں رہی ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں میڈم۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، بینک نے ان پر کوئی احسان نہیں کیا، جب بھی کوئی ایمپلائی ریٹائر ہوتا ہے تو ان کو یہ تمام مراعات دی جاتی ہیں اور ویسے بھی وہ Medical facility کیلئے Entitled تھے۔ جناب سپیکر، میں بھی یہی منسٹر صاحب سے کہتی ہوں کہ اگر ڈاکٹرز کا بورڈ تشکیل دیا گیا ہے اور ان کو پیش ہونے کیلئے کہا گیا ہے تو وہ بورڈ کن ڈاکٹرز پر مشتمل تھا؟ اس کی کاپی مجھے دی جائے جناب سپیکر، اور اگر ان کو پیش ہونے کیلئے لیٹرز بھیجے گئے دو دفعہ تو مجھے ان لیٹرز کی کاپی دی جائے جناب سپیکر۔

وزیر زکواۃ و عشر: دو دو دفعہ وہ بلائے گئے ہیں لیکن وہ حاضر، یعنی دونوں بورڈوں کو وہ حاضر نہیں ہوئے ہیں، اس وجہ سے، یعنی اس کو حاضری کیلئے کہا گیا ہے، انشورنس کی طرف سے بھی اور میڈیکل بورڈ کی طرف سے بھی لیکن چونکہ حاضری کے قابل نہیں تھے، انہوں نے خود، دو تین دفعہ یہ جو ڈیٹیل دی گئی ہے، اس میں

ایڈمٹ کیا ہے کہ وہ ملازمت کے اہل نہیں رہے تھے، بہت کمزور تھے، اس وجہ سے دو تین سال تک محکمے نے اس کو پالا ہے اور مکمل تنخواہ بھی دی گئی ہے، مراعات بھی دی گئی ہیں اور اس کے بعد جو آنے کے قابل نہیں تھے تو حکومت نے Full، یعنی بینک نے مکمل طور پر اس کے ساتھ رعایت کی ہے اور ایک صحت مند آدمی کے ساتھ جو ہوتا ہے، وہی Deal اس کے ساتھ کی ہے اور مکمل مراعات دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ رپورٹ تو میں نے خود بھی پڑھی ہے، پوری ڈیٹیلز اس میں پڑھی ہیں۔

وزیر زکواۃ و عشر: آپ پڑھیں تو خود پتہ چل جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں میں نے یہ رپورٹ پوری پڑھی ہے، میرے خیال میں اس میں جو Requirements ہیں انہوں نے پوری کی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب! جواب میں کہتے ہیں کہ بورڈ میں پیش نہیں ہوئے، کن ڈاکٹرز پر بورڈ مشتمل تھا، بورڈ کہاں ہے، اس میں تو کوئی کاپی نہیں ہے؟ جناب سپیکر، آپ کو ہم رخصت دیتے ہیں جولائی تک اور آپ کو گھر میں بھیجتے ہیں، ریٹائرمنٹ کا لیٹر جون میں، یہ انصاف ہے؟ جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں، بورڈ اگر بنا ہے میں ایڈمٹ کرتی ہوں، کاپی دے دیں، کن ڈاکٹرز پر مشتمل تھا؟ چلیں انہوں نے دو دفعہ لیٹرز ایشو کئے ہیں، کہاں ہیں وہ لیٹرز؟ جناب سپیکر، میں یہ نہیں مانتی کہ وہ ٹھیک ہے، اگر صحت ان کی اچھی نہیں تھی لیکن ان کو ایک طریقے کے تحت ریٹائر کرنا جناب سپیکر! یہ ایک ہوتا ہے کسی ادارے کا عزت دینا اپنے ایمپلائی کو، آپ کو چھٹی پر بھیج کر ان کو گھر نہیں، فارغ نہیں کر دیا جاتا جناب سپیکر، مجھے ان دو لیٹرز کی کاپی دے دیں، I am satisfied، بورڈ جن ڈاکٹرز پر بنا تھا اور دو دفعہ انہوں نے ایمپلائی کو لیٹرز کئے ہیں، ان لیٹرز کی کاپی دے دیں کہ بورڈ کے سامنے حاضر ہو جائے، بس یہ تین لیٹرز دے دیں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، اس پر یہ جو جواب ہے، یہ تو بڑا تفصیلی ہے اور یہ ویسے پہلے بھی آیا ہے اور میرے خیال میں ریکارڈ سے جو لگتا ہے تو یہ پورا پراسیس جو تھا، وہ اس حکومت سے پہلے مکمل ہو چکا تھا۔ یہ حکومت کے Takeover سے تھوڑی دیر پہلے اس پر اگلے ایم ڈی کیلئے انٹرویوز

ہوئے تھے،اس کو پھر Reverse کیا گیا،اس حکومت نے اس پراسیس کو Reverse کیا تھا،اس موجودہ ایم ڈی کا جو ہے،اس کے حوالے سے پورا پراسیس اس حکومت سے پہلے Mature ہوا تھا، میں ذاتی طور پر یعنی جب یہ آپ دیکھتے بھی ہیں اور Common sense بھی ہے اور یہ جو خیبر بینک ہے، یہ صوبائی حکومت کا سب سے اہم ادارہ ہے اور اس کے ساتھ لوگوں کی Billion of rupees کے Assets اس کے اندر موجود ہیں اور بینک کے اندر Efficiency بڑی Important ہوتی ہے، یعنی آپ باقی سرکاری محکموں کے اندر یہ چیز تو Afford کر سکتے ہیں لیکن بینک کے اندر کوئی آدمی اگر Medically unfit اور وہ Continue نہیں کر سکتا ہو، وہ بورڈ کے سامنے نہیں آسکتا ہو اور وہ خود بھی یہ ایڈمٹ کرتا ہو کہ میری بیماری ہے اور تکلیف ہے تو میرے خیال میں آپ صرف ایک Decision ان کے حوالے سے کر سکتے ہیں کہ ان کے Benefits ان کو دے سکتے ہیں یعنی اگر ان کے Benefits میں کہیں سقم رہ گیا ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو Reconsider کر سکتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Concerned Minister بھی آگئے ہیں، ہم اس کو ویلکم بھی کہتے ہیں، ماشاءاللہ ویلکم جی،اور یہ جو انہوں نے کوئسچن کیا ہے، میرے خیال میں اگر یہ اس کو Respond کریں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بس میں آخری ایک تجویز دیتا ہوں، میں اس مسئلے کے حل کیلئے تجویز دینا چاہتا ہوں کہ میڈم عظمیٰ خان اور بینک آف خیبر کے وہ پرانے ایم ڈی جس کے متعلق یہ سوال ہے، سیکرٹری فنانس اور منسٹر فنانس، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر آمنے سامنے اس مسئلے کو Completely thrash out کریں، جہاں جہاں ان کا Right بنتا ہے اس کو اپنا Right دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر صاحب Respond کر لیں، Concerned Minister وہ Respond کریں۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ زمونږ خور اعظمیٰ خان سوال اوچت کړے دے او سینیئر منسټر صاحب د هغې جواب هم ورکړو۔ یو خو به زه د هغه جواب سره Agree هم شم او د دوئ شکریه ادا کوم چې د یو کس فریاد ئے دلته رارسولے دے، خبره ئے کړې ده، د هغې خو

تفصیلی جواب زما په خیال باندې دوئ ته ورکړے شوے هم دے خو بیا هم زه Comments own کوم۔ مونږ به د هغې یو میټنګ رااوغواړو، دوئ به هم پکښې وی او Mutual understanding سره به دا Thoroughly اوکتې شی، که چرته هم هغه ته Reservations وو، هغه ته خفګان وو یا د هغه تسلی نشوه کیدے نو بیا به په هغې باندې فریش خبره اوکړے شی خو زما په خیال باندې چې زه به پکښې هم کښینم، سیکرټری صاحب به هم وی، ایم ډی خیبر بینک به هم وی او دا خبره به ان شاء الله مونږ هلته اوکړو۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم!

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، میں یہ نہیں کہتی کہ ان کو آپ بینک میں دوبارہ ایمپلائی کر لیں، میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں، اگر وہ بیمار بھی ہیں، آپ کسی کو بھی اگر ریٹائر کرنا چاہتے ہیں تو اس کو Through proper channel آپ کرتے ہیں، آپ ایک لیٹر لکھ کر کسی کو گھر نہیں بھیج سکتے۔ جناب سپیکر، ان کو بورڈ نے، کوئی بورڈ بنا نہیں، ان کو کوئی لیٹر ہوا نہیں، بس جناب سپیکر! مجھے صرف اس بورڈ کی ایک کاپی دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں، منسٹر صاحب کہتے ہیں۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: جو کہنا ہے، وہ آپ یہی کہہ لیں پلیز، یہاں پر اگر آپ کوئی رولنگ دیتے ہیں میں Till pending رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، ایک یہ ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ گھنٹے کے اندر وہ ختم کریں۔

محترمہ عظمیٰ خان: ٹھیک ہے جناب سپیکر! پھر اس کوسچن کو پینڈنگ کر لیں جب تک ہم وہاں Satisfied نہ ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان، سوال نمبر 1381۔

* 1381 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت کو مرکزی حکومت کی طرف سے گیس و تیل کی مد میں رقم ملتی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2008 تاحال حکومت کو مذکورہ مد میں کتنی رقم ملی ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ رقم حکومت نے کہاں کہاں خرچ کی ہے، کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) سال 2008 سے اب تک 80,435.024 ملین روپے ملے ہیں، ایئر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2008-09	4239.772 ملین روپے
سال 2009-10	4515.899 ملین روپے
سال 2010-11	16568.812 ملین روپے
سال 2011-12	18764.964 ملین روپے
سال 2012-13	19630.710 ملین روپے
سال 2013-14 (چھ ماہ)	16714.867 ملین روپے
میزان	80,435.024 ملین روپے

(ب) مذکورہ بالا رقم Provincial Consolidated Fund کا حصہ بننے کے بعد اس میں سے 10 % حصہ تیل و گیس رائلٹی کی مد میں منہا کر کے متعلقہ اضلاع کو بروئے منظور شدہ پالیسی کے تحت متعلقہ اضلاع کی ترقیاتی سکیموں کیلئے جاری کی جاتی ہے جبکہ بقایا 90% رقم صوبائی حکومت بشمول اور مدات آمدن بجٹ میں مختص کئے گئے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات پورے کرتی ہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، ما دا سوال کړے دے او دا مې غوښتنې دی "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2008 تاحال حکومت کو مذکورہ مد میں کتنی رقم ملی ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ رقم حکومت نے کہاں کہاں خرچ کی ہے، کی بھی تفصیل فراہم کیا جائے؟" دا جی ما ته خو دا تفصیل ملاؤ دے چې د غه کال کښې، 2008 کښې او 09ء کښې دا روپئ ملاؤ دی او 2010-11 کښې دا او 2012-13 کښې دا، جناب سپیکر صاحب! لاندې دا لیکی چې مذکورہ رقم بالا (Consolidated Fund) کا حصہ بننے کے بعد اس

میں 10% حصہ تیل اور گیس رائلٹی کی مد میں منہا کر کے متعلقہ اضلاع کو بروئے منظور شدہ پالیسی کے تحت متعلقہ اضلاع کو ترقیاتی سکیموں کیلئے جاری کی جاتی ہے۔ زه جناب سپیکر صاحب، د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا څه پالیسی ده، د کومې پالیسۍ مطابق دا پیسې خرچ کیږي، آیا د دې یوه لیکلې پالیسي شته ده چې دا پیسې به څوک خرچ کوي؟ ایم این اے به ئے خرچ کوي، سینیټر به ئے خرچ کوي، ایم پی اے به ئے خرچ کوي، څوک به ئے خرچ کوي او کومو کومو څیزونو باندې به ئے خرچ کوي؟ منسټر صاحب د ما ته لږ دا وضاحت او کړي۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر فنانس!

وزیر خزانہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 1381۔ زمونږ مشر مفتی جانان صاحب چې کوم سوال کړے دے نو هغې کښې دوئ ته دا سن 09-2008، بیا 10-2009، 11-2010، 12-2011 او 14-2013 تفصیل خو مخې ته لیکلے شوے دے چې دا دې کالونو کښې د دې نه مخکښې دومره پیسې، دومره رقم ملاؤ شوے دے او بیا د هغې د خرچ تپوس دوئ کړے دے نو چونکه دا د صوبائی Consolidated fund حصه ده نو د اے ډی پی تهرو دا څومره دغه چې دی، خرچ خو د هغې هم هغه شان روان دے البته 10% د ګیس رائلټی چې کوم ده نو هغه د دې نه منها کیږي او متعلقه چې کوم اضلاع دی نو هغه هغې ته ځی، د هغې په ترقیاتی سکیمونو باندې، نو که دا مفتی صاحب تفصیل غواړی نور هم د دې نه نو فریش کوئسچن به ترې جوړیږي خو بهرحال د مفتی صاحب سوال چې کوم دے نو هغه د هغې جواب مخې ته راغلے دے، تفصیل ورکړے شوے دے او چې د کوم سوال دوئ تپوس کړے دے نو چې هغه ټول رقم یو ځائې باندې د هغې ذکر شوے دے، 90% چې هغه Consolidated fund چرته ځی او باقی متعلقه ایم پی ایز ته په هغې تفصیل ورکړے کیږي۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: منسټر صاحب جی دا وائی چې دا به د ایم پی اے په تهرو باندې دا 10% کیږي، منسټر صاحب دا خبره کوی جی کنه؟ منسټر صاحب! تاسو دا

فرمائیل چې 10% چې کومه حصه ده دا به د ایم پی اے په تهرو باندې خرچ کیږی، زه د دغې خبرې، د پالیسئ د دغې خبرې د پالیسئ تپوس کوم-----

وزیر خزانہ: مفتی صاحب! ما خو ذکر دا اوکړو-----

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یو منټ، یو منټ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: زه به دا ضمنی اوکړم بیا به منسټر صاحب د دې خبرې جواب راکړی۔

جناب سپیکر: یو منټ، زه ستا په خبره پوهه شوم خو لږ Explain کړی نو بیا تا ته دغه کوم۔ ښه جی!

وزیر خزانہ: ما جواب دا اوکړو چې دا د یو پالیسئ مطابق مذکورہ بالا رقم صوبائی Consolidated fund کا حصہ بننے کے بعد اس میں سے 10% حصہ تیل، گیس رائلٹی کی مد میں منہا کرکے متعلقہ اضلاع کو بروئے منظوری طے شدہ پالیسی کے تحت متعلقہ اضلاع کو اور اس کے ترقیاتی سکیموں کیلئے جاری کی جاتی ہے جبکہ بقایا 90% رقم صوبائی حکومت بشمول اور آمدن بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں، وہ تو خیر تفصیل هغوی ته معلوم دے نو دا خو چونکه د صوبائی حکومت وو جی او د صوبائی حکومت نمائندګان تاسو یئ او په هغه حواله باندې اضلاع ته ځی او چې کومه د هغې پالیسی ده، دا کوم د هغې رولز دی د هغې مطابق هلته په هغه حلقو کښې خرچ کیږی۔

جناب سپیکر: جی۔ مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! دا ملګری څه وائی۔

جناب سپیکر: منور خان! منور خان! منور خان۔ کښینه شاه حسین! ته کشر ئے هسې هم۔

(قہقہے)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ د منسٹر صاحب نه سر! ما هم د دغې متعلق دغه کوئسچن دے چې دا پالیسی د واضح شی، کلیئر د شی چې آیا دا کوم ډیویلپمنټ فنډ ایم پی ایز ته ملاویږی، آیا په دیکښې د ایم این ایز هم Role شته، هغوی ته هم فنډ ملاویږی، دا Role، دا پالیسی د دې حکومت شته که آیا چې دا کوم فنډ ایم این ایز ته ملاویږی د صوبائی فنډ نه، په دیکښې کومه پالیسی ده، دا پالیسی مونږ ته واضح کړئ۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی مظفر سید!

وزیر خزانه: دا خو صوبائی چیف ایگزیکټیو سی ایم صاحب دے، جناب سپیکر صاحب! د هغه Discretionary power خو په خپل ځائې باندې خو مونږ غواړو دا چې مونږ به ان شاء الله ایم پی ایز آنر کوؤ، مونږ به د دوئ Suggestions او تجاویز اخلو او د دوئ رائې ته به هم زه به پخپله باندې په دې حواله باندې د جنوبی اضلاع کوم ځائې کښې چې تیل دی او په کوم ځائې کښې چې دی، زه د تنقید برائے تنقید قائل سړے نه یم، زه د تنقید بغرض اصلاح د Input قائل یم، دوئ به تجاویز راکړی، دوئ به خبره راکړی، ان شاء الله زه به د دوئ سره کښینم او ان شاء الله زه به هم د دوئ Grievances ان شاء الله العزیز حل کوم چې څنګه دوئ وائی مونږ به هغه شان مخکښې ځو۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! هم دا پالیسی ده جی خو دلته بدبختی دا ده، دلته خو مونږ دا پوهه نشو چې کوم منسټر دے او کوم نه دے او هفته کښې یو ځلې بدلیږی جی، اوس دا بدبختی ده زمونږ د دغې صوبې۔ مظفر سید صاحب زمونږ مشر دے جی، پالیسی دا ده چې 10% به دا صوبائی حکومت د ایم پی اے ګانو، د متعلقه ایم اپی اے ګانو په تهرو باندې دا پیسې خرچ کوی۔ بیا تیر ځلې ارباب شهزاد صاحب چې کله د دغې صوبې چیف سیکرټری وو، د مردان او د صوابئ ایم پی اے ګان د تمباکو مد کښې چې کومه رائلټی هغوی ته ملاویږی، هغوی راجمع شو، یو میټنګ سپیکر صاحب! اوشولو، د هغه میټنګ اخری درې لکیرې دا دی چې دا به د ایم پی اے ګانو چې کومې حلقې کښې تمباکو کیږی، کومې

حلقې کښې ګیس او تیل دی، دا به د هغوی په تهرو باندې خرچ کیږی جناب سپیکر صاحب! او دا شوی دی، دا تیر حکومت کښې شوی دی۔ کرک وو، درې کاله د کرک ګیس رائلټی بنده وه، ملک صاحب به غالباً دلته وی، نشته دے، په دې باندې جهګړه وه، بیا اخر کښې دا فیصله اوشوله چې ګیس بونس کښې به ایم این اے ګانو ته حصه ورکولې کیږی او د ګیس رائلټی به د دې ایم پی اے ګانو وی، جناب سپیکر صاحب! دغه حکومت کښې خبره الټه روانه ده۔ دا زما ضلع کښې جناب سپیکر صاحب! اول ګیس رائلټی چې مونږ ته ملاؤ نه ده، پرته وه، پرته وه درې کالو نه پرته وه، ګیس بونس راغلو ایم این اے صاحب اولګولو، پرون وزیر اعلیٰ صاحب بله ورځ مهربانی کړې ده، دا نن ما اخبار راوړے دے، ډی ډی سی چیئرمین، د ډی ډی سی چیئرمین صاحب زمونږ مخامخ ناست دے، ډی ډی سی نه بغیر اخبار کښې اشتهار راغلے دے چې درې کروړه روپئ دا زمونږ ایم این اے صاحب ته ورکړې دی، جناب سپیکر صاحب! زه خو دا نه پوهیږم چې دا مونږ څنګه خلقو کښې اوسو، آیا زمونږ د ایم این اے او د ایم پی اے به دومره قدر نه وی، دا تاسو ولې مونږ سپکوئ، مطلب دے دا هر ځائې کښې مونږ ته ولې مسئلې پیدا کوئ؟ جناب سپیکر صاحب، دا زه خپلو خلقو سره زه د دغه ټولو ایم پی اے ګانو سره چې د جنوبی اضلاع سره تعلق لری، چې کومې ضلعې تمباکو پیدا کوی، دا جناب سپیکر صاحب! دا د هغه خلقو په حقوقو باندې ډاکه اچول دی او مونږ به د دې خلاف عدالت ته هم ځو که دا زمونږ خبره نشی اؤریدلې۔ دا رائلټی به بیا پرته وی، بیا به نه ګیس بونس لګیږی او نه به ګیس رائلټی لګیږی جناب سپیکر صاحب! او د دې نه مخکښې شوی دی، زما دا ورونړه دلته ناست دی، کوهاټ کښې ګیس رائلټی ایم پی اے ګان خرچ کوی، کرک کښې مونږ د ګیس رائلټی ډیره ده، هغلته کښې ئے ایم پی اے ګان خرچ کوی، جناب سپیکر صاحب! مونږ سره ولې ظلم کیږی؟ مونږ سره دا ظلم کیږی چې جمعیت علماء اسلام مونږ ته ووټ راکړے دے، زه ایم پی اے راغلے یم، مونږ سره دا ظلم کیږی، مونږ سره دا ظلم کیږې چې شاه فیصل خان راغلے دے، جناب سپیکر صاحب! زما دا ګزارش دے، دا سوال د سټینډنګ کمیټئ ته لاړ شی او دغه کسانو کښې چا دا ټینډر لګولے دے، د ډی ډی سی منظوریدو نه بغیر، د

هغه خلاف د کارروائی اوشی او دا د سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی چې هلته د دې معلومات اوشی۔

جناب سپیکر: جی جناب مظفر سید صاحب۔ عنایت خان۔ یو منټ دوئ دا اوکړی بیا د دې نه پس تا ته درکوم۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: سر! یو خو دا فنډ د ډسټری بیوشن چې کوم لکه مفتی صاحب ورته اشاره اوکړه نو ګائیډ لائنز به وی داسې چې ګائیډ لائنز طے شی چې په دې طریقه باندې به دا کار کیږی۔ پالیسی د کیبنټ نه Approve کیږی او مطلب دا دے چې هغه چې کله د کیبنټ نه Approve شی نو بیا وزیر اعلیٰ ته دا اختیار نه وی چې لکه هغه دغه کړی۔ د هغې نه علاوه وزیر اعلیٰ صاحب ته دا اختیار شته چې هغه خپل Discretion استعمالولے شی۔ ده چې کوم نکته اوچته کړې ده، ما ته د دې لکه اندازه شته دے، زه پخپله Being MPA, an elective representative, I feel the heat، لکه ما ته دا پته لګی چې یره زما حلقه کښې داسې دغه اوشی نو د هغې څه Repercussions دی د متعلقه ایم پی اے د پاره او د هغه ذهن پکښې څه دغه کیږی، نو زه وایم چې بجائے د دې چې دا مونږ لکه Point of dispute او دغه جوړ کړو، یو Litigation ترې جوړ کړو او لکه کمیټۍ ته ئے بوځو، که مونږ وایو چې مونږ لکه د مفتی صاحب دا نکته چې ده نو دا لکه منسټر صاحب واؤری او منسټر صاحب خپله دا Assert کړی As a Finance Minister او د فیوچر د پاره لکه هغه خواری اوکړی۔ البته یو درخواست به زه دا کوم چې که وزیر اعلیٰ صاحب خپل اختیار استعمالوی او ایم این اے ته چرته فنډز ورکوی نو په دې باندې مونږ ته لکه د وزیر اعلیٰ په دې اختیار باندې مونږ ته پابندی نه دی لګول پکار خو مطلب کوشش دا پکار دے It should not be at the cost of the MPA نو لکه دا یو اصول لکه مطلب دا دے چې که زمونږ د دې ځائې نه دغه شی او چیف منسټر باندې داسې پابندی لګول لکه چیف ایګزیکټیو دے د صوبې، سبا له به هم په دې خلقو کښې، مخامخ خلقو کښې څوک د صوبې چیف ایګزیکټیو وی او Chief Executive, being Chief Executive of the Province هغه ته څه وخت کښې داسې Decisions کول غواړی چې هغه به ټول صوبه د ځان سره ساتی، ایم این ایز به هم د ځان سره

ساتی، ایم پی ایز به هم د ځان سره ساتی، بعضې وخت کښې هغه به داسې Decisions وی چې هغه زمونږ چې کوم ګائیډلائنز وی، د هغې سره Contradiction خوری خو Being Chief Executive هغه ته د دې خبرو ضرورت وی۔ نو زه وایم د هغه لاس ډیر به نه تړو او چې کوم ځائې کښې د ایم پی اے صاحب سره زیاتے شوے دے، هغې کښې به لکه مونږ کوشش کوؤ چې دې راروان دغه کښې اوس خو دا شوی دی، راروان دغه کښې به ئے مونږ Accommodate کړو۔

جناب سپیکر: ما، مفتی صاحب راغلے وو ما سره۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: ما سره چې کوم حال وو، اوس به زه هغه حساب باندې درته اووایم۔ تیر شوی ځل زما ضلعې ته چې کوم فنډ راغلو، د بلدیاتو منسټر صاحب دې دفتر ته زه وراغلم، په بیک جنبش قلم ئے دا زما حلقه مکمل محرومه کړه، ما ته یوه روپئ نشوه ملاؤ۔ زه د عنایت الله صاحب دفتر ته وراغلم، ما ته ئے اووئیل چې مفتی صاحب! تا سره به دا بیا نه کیږی، اوسه پورې ما خبره وانؤریدلې شوه۔ جناب سپیکر صاحب، څه که کوهاټ کښې داسې کیږی زما ضلعې کښې د اوشی، که کرک کښې داسې کیږی زما ضلعې کښې د اوشی، که مردان او صوابئ کښې کیږی زما ضلعې کښې د هم دغه شان اوشی خو نورو خلقو ته جناب سپیکر صاحب! هغه انصاف څه شولو؟

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ستا خبره ډیره Valid ده، زه چې دے نو ما چونکه د اجلاس نه مخکښې هم مفتی صاحب راغے، ما مظفر صاحب! تاسو Contact کولئ خو تاسو سره رابطه اونشوه، نو زما به دا خواهش وی چې تاسو کښینئ او دیکښې زمونږ هم څه Role وی نو بالکل زه خپل Role play کولو ته تیار یم او مظفر سید صاحب! که تاسو چې دے نو دوئ سره کښینئ، د دوئ دا Grievances لرې کړئ او دوئ Compensate کړئ دې معامله کښې۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یو منټ۔ جی مظفر سید صاحب!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، زه بالکل ستاسو، زه دا مفتی صاحب زمونږ مشر دے د هغه قدر کوم او ان شاء الله د هغه Grievances د هغه فریاد، هغه ما په اولنئ جملو کښې هغوی ته جواب ورکړو، زما یقین دا دے چې زمونږ سینیئر منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړه نو مفتی صاحب به کښېنوؤ او مونږ به د دوئ خبره واؤرو او کوشش به کوؤ چې د مفتی صاحب او بلکه یواځې هغه نه دا نور هم چې څومره ایم پی ایز دی، د هغوی چې څومره تحفظات دی نو هغه به مونږ د Grievances د لرې کولو کوشش کوؤ او دا به حل کوؤ ان شاء الله۔

جناب شاہ حسین خان: تاسو به د دوئ سره سبا کښېنئی؟

وزیر خزانہ: زه ورسره نن هم کښېنم ان شاء الله العزیز۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا چې چا کړی دی، د دې سړی خلاف د قانونی کارروائی اوکړلې شی۔ منسټر صاحب چې ماسره کله کښېنی، زه بیا وایم جی هغه خبره ګرانه وی چې د هغې مثال نه وی، که کوهاټ کښې شوې وی ما سره د اوشی، که کرک کښې شوې وی ما سره د اوشی، جناب سپیکر صاحب! ما سره ظلم دے، زما حلقې سره۔ دې ایوان کښې زمونږ د کښېناستو څه فائده ده؟ وزیر اعلیٰ صاحب که ورکوی، بل ځائې نه د ورکړی ورته کنه، تا ته د ګیس رائلټی مخکښې څومره روپئ راغلې، ما ته %10 راکړئ، هغې کښې هم مطلب دا دے نورو خلقو ته ورکوئ۔ دا ټینډر د منسوخ شی، د دغه سړی خلاف د قانونی کارروائی اوکړلې شی، هغې نه بعد مطلب دا دے منسټر صاحب ما ته اووائی چې څیز نه کیږی۔ لطف الرحمان صاحب۔۔۔۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مظفر سید۔

وزیر خزانہ: دوئ چې د کوم ټینډر خبره اوکړه د دې خو به Codal formalities اوګورو که هغه نه وی پوره شوې نو هغه خو بیا بله یو خبره ده خو که هغه پوره کیږی نو زما خیال دے چې کله مونږ د مفتی صاحب سره سبا کښېنو او دا دے چې

د کوم ټینډر باره کښې خبره کوی، ان شاء الله دا به زیر بحث راشی، ډیپارټمنټ به هم کښینی او مونږ به د دې یو حل راوباسو ان شاء الله العزیز، زما خیال دا دے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، سوال مو پینډنګ اوساته، منسټر صاحب سره به کښینو۔

جناب سپیکر: اوکے، ټهیک ده۔

جناب عبدالکریم: د منسټر صاحب توجه غواړم جی۔

جناب سپیکر: جی جی، کریم خان صاحب!

جناب عبدالکریم: د منسټر صاحب توجه به غواړم جی۔ هم په دغې لاره باندې زه هم روان یم۔ نوټیفیکیشنز دوه شوی دی جی، د ګیس بیل شوے دے او د نټ هائیډل پرافټ بیل شوے دے۔ نوټیفیکیشنز وائی چې پینځه پرسنټه به ایم پی ایز استعمالوی او پینځه پرسنټه به ګورنمنټ چې دے نو هغه به په خپله خوښه استعمالوی۔ منسټر صاحب وائی چې 10% به ایم پی ایز استعمالوی، یو خو د دې خبرې صفائی مونږ سره اوشی او څنګه چې مفتی صاحب سره کښینی، مونږ د هم پکښې راوغواړی، ولې چې د دې سره ټوبیکو سیس هم د دې سره د رائلټۍ په پوزیشن کښې راځی او دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس یس، میټنګ له به چې دے کنه تاسو کریم خان هم راوغواړئ۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 1869۔ مفتی سید جانان صاحب!

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! ما د هم دې میټنګ ته راوغواړی۔

جناب سپیکر: ټهیک شو، ټهیک شو، راوبه غواړی، تا به راوغواړی۔ مفتی سید جانان۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یرہ ٹائم دیکھیں، کوئسچنز کافی پڑے ہیں، ایک گھنٹہ ہمارے پاس ٹائم ہے تا کہ ہم اس کے مطابق آئیں۔ جی مفتی سید جانان صاحب۔

* 1869 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم ایم اے دور حکومت میں ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل بمقام طورہ وڑی میں سروبی ڈیم بنانے کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کی گئی تھی اور ڈیم بنانے کیلئے بہترین جگہ قرار دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبہ اب تک کیوں شروع نہیں ہو سکا، نئی صوبائی حکومت نے اس ڈیم کو بنانے کیلئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) سوال کے اس جز کے سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ صوبائی حکومت نے ضلع ہنگو بمقام طورہ وڑی ڈیم کی تعمیر کیلئے پی سی ون جس کی تخمینہ لاگت 975.388 ملین روپے تھی، مورخہ 29-11-2013 کو مرکزی حکومت یعنی CDWP میں منظوری کیلئے پیش کیا تھا۔ بحث کے دوران مذکورہ منصوبہ کو اس اعتراض کے ساتھ مؤخر کیا گیا کہ اس ڈیم کا پی سی ون تفصیلی ڈیزائن کی بنیادوں پر تیار کر کے منظوری کیلئے پیش کیا جائے، لہذا مرکزی حکومت کے احکامات کی روشنی میں ڈیم کی تفصیلی ڈیزائن Revised PC-II، ADO No. 57 میں شامل کیا گیا اور Revised PC-II ٹوٹل تخمینہ لاگت 108.115 ملین روپے کے ساتھ PDWP نے مورخہ 17 اپریل 2014 کو منظور کر دی۔ طورہ وڑی ڈیم کے ڈیزائن پر آنے والی لاگت 9.75 ملین روپے ہے اور تفصیلی ڈیزائن سال 2014-15 میں مکمل ہو جائے گا اور پی سی ون کو دوبارہ سال 2014-15 ہی میں مرکزی حکومت کو منظوری کیلئے پیش کی جائے گی۔

مفتی سید جانان: دا جی ما ته د سوال بنه تفصیلي جواب ملاؤ دے خو جي صرف يوه خبره کوم چې منسټر صاحب ته به زما دا ګزارش وي چې دا ډيم ايم ايم اے دور کښې چې څومره سروے شوې ده، د دې په شان بنه ډيم او مناسب ځائې بل نشته دے، زما به منسټر صاحب ته صرف دا ګزارش وي چې که مرکزي حکومت ورته پيسې ورکړلې هغه د ورته ورکړې ګنې صوبه چې کوم خپل ډيمونه جوړوي،

تاسو خو د دري سوؤ ډيمونو اعلان هم کړے وو خو هغې کښې که يو دا ډيم شامل شي نو دا به ډيره لويه مهربانی وی سپيکر صاحب۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب!

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جناب سپيکر! چې دي دغه راغے ان شاء الله د دې به فزيبيلټي هم کتلې شي، مفتی صاحب به هم پکښې خپل Input واچوی او ان شاء الله مخکښې به لاړ شو۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو، اوکے جی۔ بیا مفتی صاحب 1871۔

مفتی سید جانان: دا جی زه ډير تفصيل ديکښې نه بيانوم خو صرف جی دا ستاسو توجه ديکښې يوې خبرې طرف ته اړوم او انصاف جی په تاسو باندې پريږدم۔

جناب سپیکر: ہاں سوری،1870۔

مفتی سید جانان: جی جی، 1870 جی۔

جناب سپیکر: اؤ جی۔

مفتی سید جانان: 1870 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1870 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے گزشتہ پانچ سالوں میں مختلف اضلاع میں صوابدیدی فنڈ تقسیم کیا ہے؛

(ب) کچھ اضلاع کو کم اور کچھ کو زیادہ فنڈ دیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ پانچ سالوں میں مذکورہ فنڈ کی تقسیم کی ضلع وائز تفصیل سالانہ کی بنیاد پر فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔ محکمہ خزانہ نے گزشتہ پانچ سالوں میں مختلف اضلاع میں صوابدیدی فنڈز تقسیم کئے ہیں۔

(ب) محکمہ خزانہ نے تمام اضلاع میں صوابدیدی فنڈز وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی ہدایات کے مطابق تقسیم کئے ہیں۔

(ج) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

مفتی سید جانان: دا جی دغه ځائې کښې یوه خبره به کیدله چې زمونږ کومې پاتې اضلاع دی، محرومې اضلاع دی، هغه اضلاع به مونږ نورو اضلاع سره برابروؤ او جناب سپیکر صاحب! زه به د مخکښې حکومتونو خبره نه کوم، زه به د موجوده حکومت خبره اوکړم۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو او تورغر زه وایم چې جناب سپیکر صاحب، دغې ضلعې دغې صوبې کښې به د تورغر نه پسمانده ضلع به بله ضلع نه وی او هغې ته صوبې صفر او تاسو ته صفر۔ جناب سپیکر صاحب، هغه وعدې څه شولې چې مونږ به چې کومې پاتې اضلاع دی، هغه به هغه اضلاع سره برابروؤ چې کومې ترقی یافته اضلاع دی؟ زما به دا گزارش وی منسټر صاحب نه چې راتلونکی وخت کښې چې دا کومې اضلاع دی، محرومې اضلاع دی، هغه اضلاع طرف ته د یو نظر کرم اوکړی۔

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب، مظفر سید!

وزیر خزانہ: مفتی صاحب سوال اوکړو او مونږ د ده د خبرې قدر کوؤ خو دا د هغه وخت خبره کوی مفتی صاحب چې هغه وخت کښې تورغر ډسټرکټ نه وو، اوس د تورغر Equally حصه ده، د تورغر According to the population د هغې چې څومره حق دے، د هغې عوامی نمائندگان دلته موجود دی، ان شاء الله د هغوی به هم هغه شان، د هغه عوامو نمائنده دلته موجود دے، د هغې به هم هغه شان، خو په هغه وخت کښې دا It was the part of District Mansehra, I think، په دغه وخت کښې لکه په دې وجه باندې د ډسټرکټ دا وروستو چې ذکر شوے دے نو دغه اولنے فکر ځکه نه دے راغلے چې هغه وخت کښې تورغر ډسټرکټ نه وو او د دوئ سوال د دغه حده پوره ټهیک دے ان شاء الله۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: زه جی دا خبره نه اوږدوم، ټانک خو وو، منسټر صاحب ته به دا گزارش اوکړم که تورغر نه وو، ټانک خو وو کنه هغه وخت، بیا پکار ده چې د ټانک خو حصه شوې وے کنه۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: اؤ جی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: ہماری اسمبلی میں بہت بات کی گئی ہے، ہر بجٹ کے بعد مختلف ہمارے سینیٹرز لوگوں کی طرف سے Proposals آئی ہیں، خصوصاً ان وسائل کی تقسیم میں، تو اس میں کیا Criteria رکھا گیا ہے؟ اس سی ایم صاحب کا جو فنڈ ہے، اس میں کیا آپ نے پاپولیشن کو بنیاد بنایا ہے، کیا حکومت نے اس میں Backwardness کو بنیاد بنایا ہے؟۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: اچھا پچیس منٹ باقی ہیں، کوشش کریں گے کہ پچیس منٹ کے اندر اندر یہ سارا نمٹا لیں۔

جناب عبدالستار خان: سر! یہ میرا Theme اس سوال کی طرف وہ ہے، یہ ہمارے جو صوبے کے وسائل ہیں، یہ کس بنیاد پہ تقسیم ہوتے ہیں، غربت پہ ہوتے ہیں، مطلب غربت ان کی بنیاد ہے، پاپولیشن بنیاد ہے یا ایریا بنیاد ہے یا Backwardness بنیاد ہے؟ کیونکہ ہم نے بڑی، اس اسمبلی نے اور اس حکومت نے اور یہاں صوبے نے، ہمارے مرکز سے جو وسائل ہم نے زیادہ لئے ہیں، اس میں ایک Multiple criteria رکھا گیا ہے، اس میں یہ ساری چیزیں ہیں تو آج اگر ہمارے پاس یہ وسائل آتے ہیں تو آیا ڈسٹرکٹ لیول پہ ہم ان وسائل کو ٹرانسفر کس بنیاد پہ کرتے ہیں، یہ میرا بنیادی سوال ہے سر؟

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! تاسو خبره اوکړئ، بیا د هغې نه پس مظفر سید صاحب به کوی۔

مفتی سید جانان: ما خو جی خبره اوکړله۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو۔

مفتی سید جانان: او قصه مو او کړه۔

جناب سپیکر: اچھا، مظفر سید صاحب!

وزیر خزانہ: مفتی صاحب او سردار صاحب وروستو خبره او کړه، چونکه دا خو یو Debatable خبره ده او په دې باندې نور هم ډیبیټ کیدے شی، کال آټینشن پرې راتلے شی، ایډجرنمنټ موشن پرې راتلے شی، تحریک التواء پرې راتلې شی، چونکه خبره خو د هغه یو حده پورې خبره ده خو چونکه دا Relevant د سوال سره نه ده او د سوال جواب خو ورکړے شوے دے خو May be که د دوئ څه د غه وی نو خیر دے بیا به پرې سرے خبرې او کړی مزید، مخکښې په نوی فریش کوئسچن سره۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب!

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، منسټر صاحب د په دې باندې ځان نه خلاصوی چې وائی چې یره دا Debatable خبره ده او دا چې دے دا د دې سره Relevant خبره نه ده، هغوی پخپله ډیټیلز ورکړی دی او دا حق جوړیږی د دې ممبر، د دې هاؤس د ممبرانو چې هغوی تپوس او کړی چې بهئی دا کومه Criteria باندې دا تقسیم شوے دے؟ جناب سپیکر، که اوګورو نو واقعی دا خبره چې کومه ستار خان او کړه، ډیره Valid خبره ئے او کړه، د دې د وجې نه د دې صوبې په مختلف ریجنز کښې چې دے دا یو خبره رااوچتیږی چې یره یو څو ریجنز کښې پیسې زیاتې خرچ کیږی، نورو کښې هغه شان نه خرچ کیږی، نو دغه جناب سپیکر! دې طرف ته توجه ورکولو ضرورت دے او په دې باندې دا سیریس اخستل پکار دی۔ دا په دې باندې مونږ ته نه دی دغه کول پکار چې یره مونږ د اووایو چې دا Debatable خبره ده او جی دا چې دے دا د دې سره Relevant خبره نه ده، جناب سپیکر! لږ په Attitude کښې به مونږ خپل چینج راولو۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! یہ آپ اپنا کو نسچن، مطمئن ہیں؟

مفتی سید جانان: څه به او کړم جی، که مطمئن نشم څه به او کړم؟

جناب سپیکر: اچھا جی، مفتی سید جانان صاحب، 1871۔

مفتی سید جانان: تاسو جی ما نه تپوس او کړو چې مطمئن ئې-----

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: نو که مطمئن نشوم جی نو څه به او کړم، څه چل به او شی؟

جناب سپیکر: (قہقہہ)

مفتی سید جانان: دا مخکښې به، مخکښې به جی داسې چل اوشو، دا کورونو دا باندو کښې به دې زنانو منګو کښې اوبه راوړلې-----

جناب سپیکر: اؤ جی۔

مفتی سید جانان: بیا چرته د یو زنانه به منګے مات شوے وو، بیا هغې، تاسو ورته ټیکرے وایئ مونږ ورته کودرے وایو، هغه ئے چرته په سر باندې ایښے وو-----

جناب عبدالستار خان: سر!

مفتی سید جانان: بیا جی هغې پورې دا-----

جناب عبدالستار خان: سر! میں نے جو پوچھا تھا کہ فنڈز کس بنیاد پر دیئے ہیں، اس کا جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آپ اس کو Written میں دے دیں۔

مفتی سید جانان: بیا هغې پورې جی دا خبره مشهوره شوه چې زنانه نه ټیکرے مات شی که دا ټیکرے په سر باندې واچوی دا یوه پرده ده جی۔ مونږ ټول په ځان باندې پردې اچوؤ نور څه شے شته دے نه، مونږ بالکلاً هیڅ توقع نه لرو جی، هیچا نه نه لرو، نه چیف منسټر نه لرو، نه تا نه لرو، نه منسټرانو نه، هیچا نه نه لرو جی، دلته اندهیر نګری ده، زمونږ بدقسمتی ده، زمونږ داسې خلقو سره واسطه ده چې دلته آواز نه اؤریدلې کیږی سپیکر صاحب-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مونږ آفس نه خو تا، مونږ کوشش کړے دے چې هر ټائم چې څومره ایشوز وی، مونږ Settled کړی دی او ان شاء الله تعالیٰ چې داسې مسئله به نه وی۔

مفتی سید جانان: زه جی منم۔

جناب سپیکر: او څومره چې مو وس دے ، د هغې مطابق به مونږ کوؤ ، Definitely به کوؤ۔

مفتی سید جانان: زه جی منم، دا ستاسو اخلاص منم خو ستاسو ماتحت جی چې کوم خلق دی، هغه د دغه حکومت خبره بالکلاً جی نه منی او دا زه درته ثابتولې شم۔ تاسو ته مې ثابته کړې ده او دغې ایوان ته ئے راؤړلې شم۔ جناب سپیکر صاحب، داسې وخت وو چې صوبې نه به ضلعې ته ټیلیفون اوشو، د هغه افسر لاندې به زمکه تاؤیدله، جناب سپیکر صاحب! اوس څوک د هیچا، د هیچا پرواه نه ساتی، چیف منسټرصاحب که چا ته لیکل اوکړی د هغې دومره وقعت نشته دے ، جناب سپیکر صاحب! که منسټر چا ته وائی د هغې دومره وقعت نشته دے ، دا ما لیدلی دی او دا زما مشاهده ده سپیکر صاحب۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!1871۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب به دا خبره اوکړی، تاسو له بیا موقع درکوم، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

مفتی سید جانان: 1871جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: 1871۔

* 1871 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) محکمہ ہذا کے زیر استعمال مختلف اضلاع میں سرکاری گاڑیاں موجود ہیں، کئی افسران کے زیر استعمال ایک سے زائد گاڑیاں ہیں؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کے کن افسران کے زیر استعمال گاڑیاں ہیں،ان کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز جن افسران کے زیر استعمال ایک سے زائد گاڑیاں ہیں،ان کے نام وعہدہ کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، محکمہ خزانہ کے افسران کے زیر استعمال مختلف اضلاع میں سرکاری گاڑیاں موجود ہیں تاہم کسی افسر کے زیر استعمال ایک سے زائد گاڑیاں نہیں ہیں۔

(ب) محکمہ خزانہ کے افسران کے نام اور عہدے جن کے زیر استعمال ایک سرکاری گاڑی ہے،ان کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ جناب فضل رازق،ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس پشاور
2۔ جناب فضل وہاب،ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس مردان
3۔ جناب محمد ریاض اعوان،ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس ایبٹ آباد
4۔ جناب محمد عمران،ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس بنوں
5۔ جناب امان اللہ،ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس ڈی آئی خان
6۔ جناب سید اکبر،ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس کوہاٹ
7۔ جناب فدا محمد،ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس سوات

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، دغه سوال کښې ما دا غوښتې دي چې د فنانس ډیپارټمنټ کومو کومو افسرانو سره ګاډي شته دے۔ جناب سپیکر صاحب، اووه ضلعې داسې دي چې هغو کښې افسرانو سره ګاډي شته دے او نورو ضلعو کښې نشته دے۔ آیا منسټر صاحب دا ارشاد به اوفرمائی چې دا نورې اضلاع چې کومې پاتې دي، دغه اضلاع ته د ګاډو ضرورت دے، دا به منسټر صاحب کوم وخت ته پورې دغو ضلعو ته ورکوی؟ ما صرف دا تپوس د منسټر صاحب نه کولو۔

جناب سپیکر: جی،مظفر سید صاحب!

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): سوال نمبر 1871 باندې مفتی صاحب چې کوم تپوس کړے دے چې فنانس سره څومره ګاډي دي موجود او د کومو افسرانو سره دي

او په کوم کوم نوم باندې دی؟ نو هغه خو مفتی صاحب ته د هغې جواب تفصیل سره ورکړے شوے دے او هلته د ډسټرکټ، ټولو ډسټرکټس ته د فنانس ګاډی نه دی رسیدلی، هغوی ته لوکل Arrangement د هغه ځائې ډپټی کمشنر د هغه ځائې هغه نور ډیپارټمنټس نه ورله ایډمنسټریشن ګاډی اخستی دی او ګاډی ئے ورته ورکړی دی، بغیر د ګاډی نه یو هم نشته۔ هغه خو د فنانس خپل ګاډی چې دی نو هغه د چا سره د یو نه زیات ګاډے نشته او چې کوم دی نو هغه د هغې مخې ته With name, with designation هغه ورکړې شوی دی نو ښه خبره خو به دا وی چې هر چا ته او هر افسر ته سړے، پوره هغه Facilitate کړی خو چونکه ریسورسز کم دی، کوشش به کوؤ چې یره ټول Facilitate کړو ان شاء العزیز او ډیر زر ئے Facilitate کړو خو بهرحال د ګاډی نه هیڅوک پاتې نه دی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جی بس بیا ما سره به وی جی کنه، مخکښې جی هم دغې اسمبلئ کښې ما سوال راوړے دے چې د کوهاټ، د هنګو فنانس ډیپارټمنټ والا سره ګاډی شته، د هغې څومره خرچه کیږی، هغه مرمت باندې څومره خرچه کیږی او د هغې په تیلو باندې څؤمره خرچه کیږی؟ ما ته ئے لیکلی دی چې "*اس کے ساتھ کوئی گاڑی نہیں ہے*" او دلته منسټر صاحب وائی چې ټولو سره ګاډی ورسره دی، اسمبلئ ریکارډ باندې به جی دا خبره موجود وی، تیر اجلاس کښې که بل اجلاس کښې دا دی او منسټر صاحب مونږ ته وائی چې ټولو سره ګاډی موجود دی، مونږ خو جی په دې تضاد نه پوهیږو نو څه اووایو؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ: مفتی صاحب! زما د خبرې مقصد دا نه دے چې یو سړے بې ګاډی ګرځی، د فنانس ګاډی چې د چا سره دی نو هغه په سوال کښې موجود دی، هغه نورو له هم ډسټرکټ ایډمنسټریشن به ضرور هغوی له دغه کړے دے Arrangement کړے دے۔ مفتی صاحب بالکل ټهیک خبره ده او زه په دې فلور آف دی هاؤس کمټمنټ کوم ان شاء الله العزیز چې په دې حواله باندې هیڅ غلط

جواب به ایوان ته نه راځی، هیڅ Irrelevant جواب به نه راځی، د نن نه پس زه د هغې ذمه وار یم۔ کوم ځائې نه هم غلط جواب راغے، کوم ځائې نه هم یو Fake data ورکړې شوه نو زه به د هغې ذمه وار یم او زه په دې ایوان کښې یم، زه بیا پوهه شه او زما ډیپارټمنټ پوهه شه، دې باره کښې به هیڅ Compromise نه وی۔ مفتی صاحب! یواځې ته نه دا ټول ایوان د په دې حواله باندې بالکل مطمئن اوسیږی، هیڅ هیراپهیری جواب به دلته نه وی۔ په فلور آف دی هاؤس چې کوم کمټمنټ کوؤ، هغه به درسره پوره کوؤ ان شاء اللہ العزیز، چې کوم Facts وی هغه به درته وایو ان شاء اللہ۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جی۔ منسټر صاحب زمونږ مشر دے، قدر به ئے کوؤ ان شاء اللہ العظیم، دوئ د نیک تمناء اظهار اوکړو، خدائے د پوره کړی جی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔1872، ملک نور سلیم، ملک نور سلیم، Lapsed۔1890، عبدالکریم خان ایم پی اے۔

* 1890 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام نمبر 501 کے تحت سیور تیج ڈرین کی مد میں 100 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، اس کی تقسیم کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام نمبر 501 کے تحت 100 ملین روپے کی بجائے 134 ملین روپے کا پی سی ون بناکر منظور ہوا جس کی تقسیم کی حلقہ وائز تفصیل درج ذیل ہے:

I۔ صوابی ایریگیشن ڈویژن، ون صوابی

نمبر شمار	حلقہ	تخمینہ لاگت
01	پی کے 32 صوابی	10.00 ملین روپے
02	پی کے 33 صوابی	01.67 ملین روپے

03	پی کے 29 صوابی	10.00 ملین روپے

II۔ صوابی ایریگیشن ڈویژن، ٹو صوابی

نمبر شمار	حلقہ	تخمینہ لاگت
01	پی کے 33 صوابی	08.33 ملین روپے
02	پی کے 34 صوابی	10.00 ملین روپے
03	پی کے 35 صوابی	40.00 ملین روپے

III۔ مردان ایریگیشن ڈویژن مردان

نمبر شمار	حلقہ	تخمینہ لاگت
01	پی کے 24 مردان	10.00 ملین روپے
02	پی کے 25 مردان	10.00 ملین روپے
03	پی کے 26 مردان	14.00 ملین روپے
04	پی کے 27 مردان	10.00 ملین روپے
05	پی کے 30 مردان	10.00 ملین روپے

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب، کوئسچن کښې ډیټیل راکړے شوے دے خو دا د هغه وخت قصه ده چې کله منسټری بل چا سره وه او اوس محمود خان ډیر ښه سړے دے او مونږ له ئے یقین دهانی هم راکړې ده نو زه مطمئن یم د دې کوئسچن نه جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1891۔

* 1891 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع صوابی، نوشہرہ، مردان، پشاور، چارسدہ اور ملاکنڈ ایجنسی میں کتنے ٹیوب ویلز تقسیم/نصب کئے گئے ہیں، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیر آبپاشی): (الف) سال2013-14 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع صوابی، نوشہرہ، مردان، پشاور اور ملاکنڈ ایجنسی میں نصب کئے گئے ٹیوب ویلوں کی حلقہ وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

I۔ ضلع صوابی

حلقہ	تعداد
پی کے29	ایک عدد
پی کے30	ایک عدد
پی کے32	ایک عدد
پی کے33	ایک عدد
پی کے35	ایک عدد

II۔ ضلع نوشہرہ

حلقہ	تعداد
پی کے13	تین عدد
پی کے14	ایک عدد
پی کے15	ایک عدد

III۔ ضلع مردان

حلقہ	تعداد
پی کے25	ایک عدد
پی کے26	ایک عدد
پی کے27	ایک عدد
پی کے28	ایک عدد

IV۔ ضلع پشاور

حلقہ	تعداد
پی کے04	تین عدد
پی کے07	ایک عدد
پی کے11	ایک عدد

V۔ ملاکنڈ ایجنسی

حلقہ	تعداد
پی کے98	ایک عدد
پی کے99	ایک عدد

جناب عبدالکریم: ډیره ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دې کوئسچن کښې ما د ټیوب ویلو تپوس کړے وو چې څومره، ډیټا خو ما له راکړې شوې ده، په صوابی سسټم کښې زما حلقه پی کے 34 سیکنډ پوزیشن باندې ده د ریونیو په لحاظ سره خو زه ډیر افسوس سره وایم چې زه په Tail باندې یم، پیهور مین کینال باندې هم په Tail یم او په انډس برانچ باندې هم په Tail باندې یم نو ما له ډیر مشکلات دی۔ ما د Augmentation ټیوب ویلو د پاره مخکښې هم دغه کړے وو او سوال مې هم د دې د پاره کړے دے چې زما په خبره د غور اوکړے شی او ما له د Tail د پاره Need basis باندې ما له د هغې له ټیوب ویل راشی چې زمونږ زمیندار چې دے هغه د اوبو چې کومه رسائی ده د هغې پورې اوشی۔

جناب سپیکر: منسٹر اریگیشن!

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحب۔ د ټولو نه اول خو زه د عبدالکریم خان شکریه ادا کوم جی او دې ځل له ورسره لوظ کوم چې ده ته به ان شاء الله خامخا یو ټیوب ویل مونږ ورکوؤ، ان شاء الله العزیز۔

جناب سپیکر: جی کریم خان!

جناب عبدالکریم: مطمئن یم، تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: تھیک شو۔ 1892۔

* 1892 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 14-2013 کے دوران ضلع پشاور، صوابی، مردان، چارسدہ، نوشہرہ اور ملاکنڈ ایجنسی میں بحالی کینال پٹرولنگ روڈ کی مد میں فنڈ مختص کیا گیا، کی تقسیم کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) سال 14-2013 کے دوران ضلع پشاور، صوابی، مردان، چارسدہ، نوشہرہ اور ملاکنڈ ایجنسی میں بحالی کینال پٹرولنگ روڈ کی مد میں مختص شدہ فنڈز کی تقسیم حلقہ وائز تفصیل درج ذیل ہے:

I۔ پشاور کینالز ڈویژن پشاور

حلقہ	تخمینہ لاگت
پی کے 12	10.00 ملین
پی کے 12 اور پی کے 13	20.00 ملین

II۔ صوابی ایریگیشن ڈویژن۔I صوابی

حلقہ	تخمینہ لاگت
پی کے 31	07.00 ملین
پی کے 32	07.00 ملین

III۔ صوابی ایریگیشن ڈویژن۔11 صوابی

حلقہ	تخمینہ لاگت
پی کے 33	07.00 ملین
پی کے 35	10.00 ملین

IV۔ مردان ایریگیشن ڈویژن مردان

حلقہ	تخمینہ لاگت

پی کے14	20.00ملین
پی کے16	10.00ملین
پی کے26	10.00ملین
پی کے30	20.00ملین

V۔ چارسدہ ایریگیشن ڈویژن چارسدہ

حلقہ	تخمینہ لاگت
پی کے14	07.50ملین
پی کے14	20.00ملین
پی کے22	10.00ملین

VI۔ ملاکنڈ ایریگیشن ڈویژن ملاکنڈ

ملاکنڈ ایریگیشن ڈویژن ملاکنڈ کو 2013-14 میں ٹوٹل فنڈ 05.452 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں جو کہ حلقہ پی کے 27 میں خرچ کر دیئے گئے ہیں۔

ایک رکن: ته چې کوم کار کوې هغه ټهیک وی او زمونږ دا مک مکا وی، هسې پینځه خله راغلې ئې؟

(اس مرحلہ پر معزز رکن جناب سراج الحق ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ویلکم جی، ویلکم، ډیره موده پس۔

(تالیاں)

جناب عبدالکریم: ښه سر۔ دا سر، د 2013-14 کینال پټرولنګ روډونو ډیټیل دے، په دیکښې هم زما حلقه مکمل نظرانداز شوې ده۔ باجود د دې نه چې ما د دې نه مخکښې بیان اوکړو، Duplication ئے، دوباره د هغې دغه نه کوم خو زما هم حق جوړیږی، د ریونیو لحاظ سره د ایریګیشن داسې نهرونه دی چې هغه د دوئ د پاره، د هغې پټرولنګ چې کله کوی نو کندې کپرې دی او دوئ چې هلته رسی رسی نو هغه نهر شلیدلے وی او د هغې نه ډیره لویه مسئله جوړیږی، نو زما

منسټر صاحب نه دا درخواست دے چې کم ازکم وروستونی کال نه وی نو دې کال کښې چې کوم زما دغه ایریا ز دی نو هغې له د لږ غوندې دغه ورکړے شی۔

جناب سپیکر: جی محمود خان۔

جناب محمود خان(وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، بالکل د دوئ خبره ټھیک ده جی-----

جناب سپیکر: ښه۔

وزیر آبپاشی: اصل کښې چونکه د فنډز خبره ده-----

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یو منټ، منسټر صاحب خبره کوی۔

وزیر آبپاشی: د فنډز د کمی مسئله ده جی، شیراز ته به هم دا مسئله پیښه وی، دے هم اکثر راشی زما دفتر ته بهرحال خو زما به دا کوشش وی جی چې زه دا خپل ورونړه په دیکښې Entertain کړم جی چې څومره 15-2014 کښې ما سره بجټ دے جی، زه به ان شاء الله خپل حتی الامکان کوشش کوم جی چې دا ګیله د چا رانشی۔

جناب سپیکر: جی جی، مہربانی۔ کوئسچن نمبر1894-----

جناب سپیکر: صرف دس منټ پاتې دی۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر صاحب! ما له موقع راکړئ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمد شیراز: فنډز خو منسټر وائی چې د فنډز کمے دے، زه بې شکه دا منم خو چا له Priority ملاؤ شوې ده، نو چې کوم پاتې دی نو مهربانی اوکړئ، که دا دې پیرې مو Consider کړل نو مسئله به حل شی جی۔

جناب سپیکر: جی، کوئسچن نمبر1896۔

جناب عبدالکریم: 93۔

جناب سپیکر: 95۔

جناب عبدالکریم: 93 سر، 1893۔

جناب سپیکر: 93۔

جناب عبدالکریم: 1893 جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

* 1893 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت نے بھل صفائی کیلئے کنسلٹنٹس ہائر کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع صوابی کیلئے ایریگیشن سسٹم کیلئے کنسلٹنٹ نے کتنا تخمینہ لگایا ہے اور اس مد میں کتنا فنڈ جاری کیا گیا ہے، نیز کل کتنی کلو میٹر کی صفائی ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع صوابی کے ایریگیشن سسٹم کی بھل صفائی کیلئے کنسلٹنٹ نے مبلغ 63.88 ملین روپے تخمینہ لگایا جس میں نہروں کی ہیڈ سے لیکر 'ٹیل' تک مکمل صفائی جس کی کل لمبائی 528.11 کلو میٹر بنتی ہے، شامل ہے۔ ضلع صوابی کیلئے رواں مالی سال میں بھل صفائی کیلئے کل 7.444 ملین روپے منظور ہوئے ہیں جس میں کنسلٹنٹس کی زیر نگرانی صرف 123.74 کلو میٹر نہایت ضروری/حساس حصوں کی صفائی ممکن ہو سکی جس کی وجہ سے نہر کے آخری سروں تک رسائی باقاعدہ طریقہ سے ہو رہی ہے اور کاشتکاروں کو پانی کی مطلوبہ مقدار میسر ہے۔

جناب عبدالکریم: دا سر، کنسلټنټس راغلي وو او د صوابي سسټم د Desiltation د پاره هغوی يوه سروے کړې وه او هغوی 63.88 ملين روپۍ د 528 کلوميټر د پاره هغوی دغه کړی وے او دې کال مونږله سات ملين او وروستنی کال کښې غالباً چې چهٔ ملين روپۍ د دې د پاره راکړې شوې وے۔ سپيکر صاحب! ميره برانچ او پی ايم سی ستاسو هم حلقه ده، شيراز خان هم دے، بابر خان هم ناست دے، سينيئر منسټر صاحب خو نشته خو دې وخت کښې دا دواړه ميره برانچ چې دے او

پی ایم سی دا مکمل Desiltation غواړی۔ د هغې د پاره یو سمری، سوری یو Proposal راغلے دے سیکرټری صاحب پورې چې د هغې 32 ملین د صوابئ چې کوم سستم دے، په صوابئ کښې 32 ملین Cost دے نو صاحبه! که دا نه کیږی نو راروان کال به د دې نه سیوا زمکې چې دی د اوبو نه پاتې کیږی۔ نو مهربانی د اوشی چې دا تاسو پکښې خپل Efforts اوکړئ چې دا د سی ایم نه Approve کړئ چې د دې ټول صوابئ د ایریګیشن دا مسئله د Desiltation سره تاسو ځلورو پینځو کالو د پاره به خلاص شئ۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: محمود خان۔

وزیر آبپاشی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه بالکل جی د دوئ سره Agree یم۔ دا څومره، مسائل ډیر زیات دی جی او خاصکر د ایریګیشن په حوالې سره، کوم ځائې کښې زمونږ نهرونه تلی دی، هلته د دوئ خبره بالکل صحیح ده، د صفایئ ډیر زیات ضرورت دے او د فنډز د محدودتیا د وجې بیا هم بهرحال مونږ دا کوشش به کوؤ چې یره کوم زمونږ زاړه Assets دی چې هغه کم از کم مونږ Maintain اوساتو بجائے چې یره نوی هم ضرورت دے جی۔ زما به دا کوشش وی، څنګه چې عبدالکریم خان اووئیل، زه به ورته بالکل د دې دغه کوم جی چې څومره زما نه کیدے شی، ډیپارټمنټ نه کیدے شی دا به ورته کوؤ ان شاء الله العظیم۔

جناب سپیکر: جی عبدالکریم خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! د ایریګیشن ډیپارټمنټ یو انجینئرنګ یو Wing شته خو دا Desiltation چې دے نو بیا دا مونږ لازمی کړے دے چې دې له به مونږ ټهیکیدار راولو او هغه به دا کوی۔ دوئ سره خپل Excavator، یو Excavator چې وی کنه جی، دوئ هائر کولے شی، هغه Excavator چې دے هغه ډیر ښه کار کولے شی بجائے د دې نه چې هر یو څیز مونږ په ټهیکه کړو، په ډبل اماؤنټ باندې هغه لاړ شی۔

جناب سپیکر: جی، محمود خان!

وزیر آبپاشی: بالکل جی، دا کومه خبره چې عبدالکریم خان اوکړه، د دې نه مخکښې ما دې باندې یو میټنګ هم دغه کړے دے۔ زمونږ سره مشینری شته جی، بجائے د دوئ خبره صحیح ده چې ټهیکیدار راځی او هغه دومره دغه کوی جی نو کوشش به دې پیرې له دا کوؤ، مونږ سره چې څومره مشینری ده چې هغه مونږ یوټیلائزډ کړو جی او د دې نه دا کار واخلو چې کار ډیر زیات اوشی جی۔

جناب سپیکر: نه کوشش به کوې او کنه کوې به؟

وزیر آبپاشی: نه نه، کوؤ جی، دې ځل ان شاء اللّٰه په دې باندې عمل پیرا یو جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، مہربانی جی۔ کوئسچن نمبر 1894، جناب عبدالکریم خان۔

* 1894 _۔جناب عبدالکریم: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 15-2014 کے بجٹ میں نہروں کی لائننگ کی جائیگی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پیہور مین کنال (PMC) جس کی ڈسچارج 250 کیوسک ہے، سالانہ بجٹ 15-2014 میں لائننگ کیلئے شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی نہیں۔

(ب) مالی سال 15-2014 کے سالانہ بجٹ میں مذکورہ پیہور مین کینال کا لائننگ شامل نہیں ہے۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ د پیهور مین کینال چې دے دا د انګریزانو د وخت نهر دے او مکمل بوډا دے، مینځ کښې ئے لائننګ شوے دے څه ایریا پورې، یو سر او بل سر ئے کچه دے دې وخت سره، ما مخکښې هم د دې د پاره کوششونه کړی وو چې دا د په اے ډی پی کښې راشی او رانغلو، د دې نه هم پاتې شو۔ دا ریکویسټ مې دے چې Need basis باندې دا په راروانې اے ډی پی کښې واچوئ۔ جناب سپیکر صاحب، یو خبره ستاسو په نوټس کښې راولم چې ستاسو د چیئر نه د پیهور Extension د پاره یو میټنګ د ایریګیشن ډیپارټمنټ ما سره کیدو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس۔

جناب عبدالکریم: څلور میاشتې تیرې شوې خو زه د هغې په انتظار یم ګو چې منسټر صاحب غواړی چې دا میټنګ اوشی خو پوهه نه یم چې ولې نه کیږی، نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: محمود خان!

وزیر آبپاشی: د عبدالکریم خان جی په نهرونو په نظام باندې ډیر ښه نظر دے، چونکه د دوئ په حلقه کښې هم دا ټول تلی راغلی دی دوئ سره، او دوئ هم راغلی دی زما دفتر ته جی او ما ورته دا وئیلی وو، دوئ ما ته خپله وئیلی چې یره د محرم د چھټیانو نه وروستو به په دې باندې یو میټنګ کوؤ جی د ډیپارټمنټ سره او ما ورته وئیلی هم وو ډیپارټمنټ ته جی، عبدالکریم خان به شی، تاسو به راسره هم کښینئ جی او ډیپارټمنټ به شی، د پیهور کنال دا کومه مسئله ده چې دا حل شی ځکه چې دیکښې عبدالکریم خان بار بار دا یو کوئسچن راوړی-----

جناب سپیکر: مطلب دا دے چې د محرم نه ګومره پس، د محرم نه پس ډیر د دنیا ټائم دے۔

وزیر آبپاشی: نه دې محرم پسې به ئے اوکړو جی۔

Mr. Speaker: Immediate.
Minister Irrigation: Immediate.

جناب سپیکر: او دغه کښې به ان شاء الله تعالیٰ اوکړو۔ ټهیک شو جی عبدالکریم خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! ما له لږه موقع راکړئ جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالکریم: د اسمبلی سیشن دوران کښې د راسره میټنګ اوکړی، زه به فرسټ ټائم چې کوم ټائم یادوی نو زه به ورته ځان راوړسوم سر۔

جناب سپیکر: محمود خان!

وزیر آبپاشی: ټهیک ده جی، محرم پسې خو هم جی سیشن روان دے کنه----

جناب سپیکر: اؤ بالکل۔

وزیرآبپاشی: بس په هغې کښې به ئے اوکړو جی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه۔ کوئسچن نمبر 1895۔ عبدالکریم خان بس دړې ځلور منته پاتې دی، کوئسچن نمبر 1895، هغه نور خود اوخوړل۔ عبدالکریم خان۔

جناب عبدالکریم: سر! زما کوئسچنز برابر شو۔

جناب سپیکر: ختم شو؟

جناب عبدالکریم: اؤ جی۔

جناب سپیکر: ہں محمود خان۔ سوری محمود خان، کوئسچن نمبر 1896، محمود خان بیٹھی۔ نہیں ہے تو Lapsed۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ،اعظم درانی۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی فیصل صاحب،ایک منٹ جی۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 95 میں میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی جی،وہ تو واپس ہو گیا جی۔

راجہ فیصل زمان: اسی پر سوال کرنا تھا۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب۔کوئسچن نمبر 1909،جناب اعظم خان درانی صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔"آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کو کارپوریشن حدود میں ذاتی گھر پر ہاؤس سبسڈی دی جاتی ہے؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہاؤس سبسڈی کا طریقہ کار کیا ہے؟"۔ جناب سپیکر، جواب تو آیا ہے، اس میں کچھ طریقہ کار بتایا ہوا ہے، اسی سے تو میں مطمئن ہوں۔ سیکنڈ، "محکمے کے پاس تاحال کتنی درخواستیں زیر التواء پڑی ہیں، درخواست کنندگان کے نام، محکمے اور درخواست دینے کی تاریخ کی تفصیل، نیز حکومت مذکورہ درخواستوں کو کب تک نمٹانے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟"۔ جناب سپیکر، اس میں ایک مسئلہ ہے، اس نے جواب دیا ہوا ہے

کہ اس میں کچھ دستاویزات فرضی تھیں یا غلط تھیں اسی وجہ سے سسٹم رکا تھا۔ جناب سپیکر، اس میں سارے غریب طبقے کے عوام ہیں، انہوں نے یہ درخواستیں دی ہوئی ہیں، میرے خیال میں 283 Applications جمع ہیں 2008 سے لیکر آج تک، اگر اس پراسیس میں سستی ہے تو کس کی غلطی ہے یا Fault ہے؟ محکمے کے پاس کمیٹیاں بنائی گئی ہیں، اب یہ کمیٹیاں بتائیں کہ کتنی درخواستیں نمٹائی گئی ہیں، کتنی رہتی ہیں اور کوئی ٹائم فریم بھی دیا جائے اور جناب سپیکر، یہ بھی بتایا جائے کہ جس نے درخواست دی ہے 2008 سے، اس کو سبسڈی 2008 سے ملے گی یا جب درخواست پہ Proceedings ہو جائے گی اور وہ منظور ہو جائے، اس وقت سے اس کو سبسڈی ملے گی؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب عنایت اللہ خان۔ حبیب الرحمان خان صاحب۔

جناب اعظم خان درانی: دا بہ جی انصاف نہ او کڑی۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ چرتہ لاڑو؟

جناب اعظم خان درانی: دا بہ انصاف نہ او کڑی، بل چا باندې جواب را کڑہ۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب اعظم خان درانی: دا بہ جی انصاف نہ او کڑی، زکواۃ سرہ جی ئے سم انصاف کڑے دے۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: ھغہ خو نشتہ۔

جناب سپیکر: دا جی پینڈنگ، دا جی پینڈنگ شو، دا پینڈنگ، بس ټائم ھم برابر شو۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: زما دا یو سوال پاتې دے سپیکر صاحب! نو دا مونږ سرہ څہ کیږی جی؟

جناب سپیکر: نو بس شه او کړو جی۔ جعفر شاه صاحب! ټائم ختم شو بیا راته مسئله جوړیږی۔

جناب جعفر شاہ: یو منټ۔

جناب سپیکر: بیا راته مسئله جوړیږی، بیا ستاسو Already نور شته دے۔ بریک کوؤ او دغه نه بس به ان شاء الله مخکښې ایجنډا دغه کوؤ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

1872 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ غزنی خیل لکی مروت میں سرکاری ریسٹ ہاؤس موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ریسٹ ہاؤس کس کے قبضے میں ہے اور گزشتہ ایک سال کے دوران مذکورہ ریسٹ ہاؤس میں کس کس نے رہائش اختیار کی ہے، نیز مذکورہ ریسٹ ہاؤس میں بجلی اور گیس کے بلوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ریسٹ ہاؤس غزنی خیل سالانہ لیز پر جناب ہمایون سیف اللہ خان کو برائے عرصہ تین سال از 21-10-2002 تا 13-08-2005 مبلغ -/36000 روپے سالانہ کرایہ پر دیا گیا تھا اور کرایہ میں ہر سال 10% فیصد اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اسی لیز کو جاری رکھتے ہوئے پھر تین سال کے 10% فیصد سالانہ کے حساب سے از مورخہ 14-08-2005 تا 13-08-2008 تک دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہر سال کرایہ میں اضافہ کرکے لیز پر دیا جاتا ہے۔ موجودہ سال از 14-08-2013 تا 13-08-2014 کا اقرار نامہ بحساب 15% سالانہ کے حساب سے مبلغ 1,37,000/ روپے پر دیا گیا ہے۔ مذکورہ رقم یکمشت ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ میں جمع کی گئی ہے، نیز مذکورہ ریسٹ ہاؤس کی مرمت، بجلی بل وغیرہ کی ذمہ داری لیز ہولڈر پر ہے جو کہ کونسل کے عین مفاد میں ہے۔

1895 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) محکمہ میں گزشتہ آٹھ مہینوں کے دوران بھرتیاں کی گئی ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، جس پوسٹ پر تعیناتی کی گئی ہے، اس کا اخباری اشتہار، ٹیسٹ انٹرویو کی تاریخ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز خالی آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔
1896 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) محکمہ کے زیر انتظام ضلع ٹانک میں ٹیوب ویلز موجود ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں کل کتنے ٹیوب ویلز کہاں کہاں موجود ہیں، نیز ان میں کتنے چالو اور کتنے خراب اور کب سے خراب حالت میں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔
(ب) ضلع ٹانک میں کل پانچ عدد ٹیوب ویلز موجود ہیں جو کہ گومل بازار، کوٹ حیات اللہ (کوڑ) کوٹ اباسین، کوٹ خالد وکیل اور کوٹ اعظم نیو آبادی میں نصب ہیں۔ تمام ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔
جناب سپیکر: بس ہو گئی نا؟ (قہقہہ)
جناب سپیکر: نگہت اورکزئی۔
محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارا پاکستان جو کہ ہم نے بڑی مشکلوں سے حاصل کیا اور جناب سپیکر صاحب! جب سے مودی صاحب کی گورنمنٹ آئی ہے تو ابھی انہوں نے نام نہاد انتخابات کیلئے جو ڈرامہ رچایا ہوا ہے اور جو ہمارے ایل او سی پہ انہوں نے جس قسم کی جارحیت شروع کی ہوئی ہے، یہ ایوان جو ہے ہم سب یہاں پہ بیٹھے ہوئے لوگ اس کی پرزور مذمت بھی کرتے ہیں اور ان کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ باز آجائیں اس پاکستان کے لوگوں سے، باز آجائیں پاکستان کی افواج سے کیونکہ ہماری افواج پاکستان، ہماری پاکستانی قوم جو ہے وہ حوصلے والی، شجاعت والی اور ان میں اتنا دم ہے کہ وہ ان کے

ساتھ لڑ سکیں۔ جناب سپیکر صاحب، جو نام نہاد انتخابات جو کہ ابھی کشمیر میں انہوں نے کروانے ہیں، یہ تمام ڈرامہ اس کیلئے رچایا جارہا ہے اور اس کے ظلم و ستم سے 13 لوگ جو ہیں تو ہمارے شہید ہوگئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس تمام ایوان کے جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں، چاہے وہ گورنمنٹ کی طرف سے ہیں، چاہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہیں، ایک قرارداد اس پہ لائی جائے تاکہ ہم اس قرارداد کے ذریعے، ہم اپنی مرکزی گورنمنٹ کو وہ قرارداد پیش کریں اور اس پر عملدرآمد ہو۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل، آپ لوگ جو ہیں آپس میں بیٹھ کے ایک ڈرافٹ تیار کرلیں اور وہ میں Rules relax کردونگا۔ یہ آپ لوگ، میڈم! آپ خود تیار کرلیں تو ان سے پھر وہ کرلیں گے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کچھ معزز اراکین کی چھٹی کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں، میں وہ ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں: جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 27-10-2014؛ جناب شکیل احمد، ایڈوائزر پاپولیشن ویلفیئر 27-10-2014؛ جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 27-10-2014؛ جناب ضیاءالرحمان خان صاحب، ایم پی اے 27-10-2014؛ جناب محمد علی ترکئی صاحب، ایم پی اے 27-10-2014؛ جناب سراج الحق صاحب، ایم پی اے 27-10-2014 تا 02-11-2014؛ جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 27-10-2014۔ منظور ہیں جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Iftikhar Khan Mashwani, MPA, to please move his Privilege Motion No. 48 in the House.

<u>جناب افتخار علی مشوانی</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ گزشتہ عیدالفطر سے دو تین دن پہلے 27 جولائی 2014 کو میرے رشتہ داروں نے فون کیا کہ ایس ایچ او تھانہ سٹی مردان اعتزاز خان بلاکسی وجہ کے گاڑیوں کے ٹائرز پنکچر کررہا ہے اور وہ اب ہماری گاڑی کے ٹائرز بھی پنکچر کرنے آیا ہے، انہوں نے منع کیا لیکن ایس ایچ او بضد تھا، لہذا میں نے ایس ایچ او کو فون کیا کہ آپ یہ غیر قانونی کام کررہے ہو تو اس نے بدتمیزی سے کہا کہ اگر آپ مزید بات کروگے تو ان لوگوں کو سڑک پر گسیٹھ دونگا اور فون بند کردیا۔ بعد ازاں میں نے ڈی آئی جی

سے رابطہ کیا لیکن اس کے باوجود میرے رشتہ داروں کو بلاوجہ شام تک تھانے میں رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ ایس ایچ او کے غیر قانونی ٹائرز پنکچر اور خصوصاً میرے ساتھ بد تمیزی سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جناب شاہ فرمان خان، یہ افتخار مشوانی کا وہ آپ نے پڑھا ہے کہ نہیں؟ اس پہ آپ کچھ۔۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت: جناب سپیکر! میں اس کو ذرا پڑھ لوں، پھر اس کا جواب دونگا۔ جناب سپیکر، افتخار صاحب گورنمنٹ کے ایم پی اے ہیں اور وہ اس Member of the Treasury، اگر ان کو اس طرح کی کوئی شکایت ہے تو یہ ویسے بھی ڈسکس کر سکتے ہیں، چیف منسٹر کے ساتھ بھی، منسٹر کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں، اگر ڈسپلنری ایکشن لینا ہوا تو وہ تو کسی بھی وقت گورنمنٹ لے سکتی ہے، تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ اس کے اندر انکوائری 'کنڈکٹ' کرتے ہیں اور جو بھی Facts and figures سامنے آجائیں، Accordingly گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ اس کے اوپر ایکشن لیا جائے اور Ifthikhar Sahib is Member of the Treasury تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی افتخار خان۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اچھا شاہ حسین، شاہ حسین به خبره اوکړی، وختی مې دے کبنینولے وو چې ته کشر یې۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، د دې اسمبلئ دا روایت پاتې شوے دے او دا تهول عمر که چرته حکومتی یا اپوزیشن ایم پی اے تحریک استحقاق جمع کړے دے، هغه دلته کښې اسمبلئ ته راغلے دے، حکومت هم د هغې سره رضا شوے دے او د هغې سره اپوزیشن هم رضا شوے دے، دا که چرته افتخار مشوانی صاحب سره دا کار شوے دے او دا خبره تاسو

دا کمیټو ته او دغه ته ئے حواله کړئ نو دا سبا به بیا نورې کیږی۔ افتخار مشوانی صاحب له هم پکار ده چې خپلې خبرې باندې زور اوکړی، تاسو له هم پکار ده چې تاسو دا استحقاق کمیټئ ته اولیږئ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی مشوانی صاحب۔

<u>جناب افتخار علی مشوانی</u>: سپیکر صاحب، چونکه خبره دا ده کنه جی چې دا یواځې زما نه بلکه د دې ایوان بې عزتی یو قسم شوې ده، لهذا زه دا خپل استحقاق کمیټئ ته خامخا وړل غواړم جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شاہ فرمان خان۔

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ومحنت</u>: جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں یہ Explain کر دوں کہ آج تک جتنے بھی تحاریک استحقاق اپوزیشن کے بھائیوں نے پیش کیں تو سب کی میں نے حمایت کی ہے کہ وہ کمیٹی کو چلی جائیں، کوئی بھی ایسی تحریک نہیں ہے جس کیلئے ہم نے کہا ہے کہ یہ کمیٹی میں نہ جائے تو لہذا جو موقف ہے، جو گورنمنٹ کا Stance ہے، وہ کلیئر ہے۔ اگر افتخار مشوانی صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ چلی جائے تو بالکل یہ چلی جائے لیکن چونکہ یہ گورنمنٹ ٹریژری کا ممبر ہے تو اس کی ویسے بھی Satisfaction ہو سکتی تھی لیکن اس کا حق ہے اور یہ حق چونکہ سارے ایوان کا ہے تو He is justified کہ یہ اس کا استحقاق پورے ایوان کا استحقاق ہے، لہذا اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں اور اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ہاؤس کے سامنے میں لاتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the motion moved may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Mufti Said Janan, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 101 in the House.

<u>راجہ فیصل زمان</u>: سر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی فیصل صاحب، چلو بسم اللہ۔

<u>راجہ فیصل زمان</u>: سر! ایک منٹ، سر! جب بھی کسی آنریبل ایم پی اے کا استحقاق آتا ہے تو ڈیپارٹمنٹ با ضابطہ طور پر اس کا جواب دیتا ہے، تو کم از کم ان کو ڈیپارٹمنٹ نے جواب بھی نہیں دیا اور آپ تو ہمارے

سپیکر ہیں، آنریبل ہیں، ہمیں تو پولیس کا بندہ سر، ہم ایک تو جس دن وہ بجٹ پیش کرتے ہیں، اس دن مانگ ہوتی ہے ہماری ایس پی لیول تک، تو اس سے نیچے بھی میں نے کبھی بندہ دیکھا بھی نہیں ہے تو لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی جس بندے کا استحقاق ہو اس کا استحقاق ادھر پہنچنے سے پہلے اس کو مطمئن کیا جائے، نہ کہ اس بندے کی فلور پر تذلیل کی جائے یا اس بیچارے کو اس طرح کیا جائے۔ ہر ایم پی اے عزت دار ہے سر، ہر ایم پی اے اپنے حلقے سے تیس تیس، چالیس چالیس ہزار ووٹ لیکر آیا ہے سر، یہ پولیس والوں کا کام ہے اس کا جواب دینا، یہ ان کا حق بنتا ہے اس کا جواب دینا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: لاء منسٹر، لاء منسٹر۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تو صرف اتنا عرض کروں کہ یہاں پر جب بھی کسی معاملہ میں ہمارے ایک معزز رکن کی عزت کا سوال اٹھتا ہے، خواہ وہ اپوزیشن سے ہو یا ٹریژری بنچز سے ہو، تو میرے خیال میں ہمیں اس میں Compromise نہیں کرنا چاہیئے اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائی نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے، اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Okay ji. Mufti Said Janan, MPA, to please move his adjournment motion No. 101, in the House. Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم نوعیت کے مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے کہا تھا کہ اس صوبے میں ایک متعین وقت میں بلدیاتی الیکشن کرایا جائے گا جو کہ وقت گزرنے کے باوجود اب تک صوبائی حکومت ناکام نظر آرہی ہے، لہذا۔۔۔۔

(شور)

مفتی سید جانان: زه دا پرهاؤ کړم نو بيا به د دې جواب ورکړم۔ (قہقہہ) لہذا مختصر بات کرنے کے بعد مزید بحث کیلئے ایوان میں منظور کی جائے۔ دا جی د عوامی نیشنل پارټئ د

مشر نه چا تپوس کړے وو چې ستاسو قوم مذکر دے او که مؤنث دے ؟ هغه ورته اووئیل چې ستاسو قوم به په پنجاب کښې مؤنث وی، زمونږ قوم دلته کښې مذکر دے، مونږ هم هغه مذکر خلق یو۔ (قہقہہ) جناب سپیکر صاحب، دا یقینی طور باندې دا تحریک التواء ما د ډیر وخت نه راوړې وه، جناب سپیکر صاحب! دلته چې څومره حکومتونه تیر شوی دی او یا موجوده حکومت وی یا راتلونکی حکومتونه دی، د دې ټولو حکومتونو خپله یو ترجیح وی، یو مد نظر ئے وی، هغې ته ځان رسول غواړی۔ بنیادی ترجیح د دې حکومت دا وه چې مونږ به دا اختیارات د ایم این اے او د ایم پی اے په ځائې باندې د یونین کونسل کور کور ته، محلې محلې ته به مونږ اختیارات منتقل کوؤ او دا د دغې حکومت غالباً غالباً ډیر ترجیحی بنیادونو کښې شامله وه۔ په هغه بنیاد باندې ستاسو اتحادی جماعتونو څه وخت پورې اختلاف خپل کور مینځ کښې راروان وو چې دا محکمه به څوک اخلی او څوک به ئے نه اخلی۔ جناب سپیکر صاحب، اوس دغه وخت کښې د بلدیاتی ادارو حالات او د بلدیاتو ادارو پوزیشن غالباً دې ټول ایوان کښې چې څومره ناست خلق دی، هغوی ته معلوم دے، 70 فیصد دغه محکمو کښې داسې خلق دی چې هغه یا زما په وینا باندې یا د بل چا په وینا باندې هغه د لاندې لیول خلق دی او هغه په بره ځایونو باندې کښینولی شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب، داسې خلق ناست دی چې دا د هغه خلقو کرسئ نه ده خو بیا د تعلقاتو په بنیاد باندې هغه خلق هغه اوچتو اوچتو ځایونو باندې ناست دی۔ جناب سپیکر صاحب، 2013 او 2014 بجټ کښې دې ته صوبائی حکومت تقریباً پیج نمبر 29 او 65 نمبر باندې یو ارب روپۍ ورته مختص کړی دی او بنیادی ترجیح دا وه چې مونږ به ډیر زر تر زره بلدیاتی انتخابات کوؤ او دا اختیارات به خلقو ته خپل کور ته منتقل کوؤ۔ بیا جناب سپیکر صاحب، 15-2014 دغه کښې جناب سپیکر صاحب! بجټ بک کښې د دې د پاره روپۍ کښیښنودلې شوې او بیا جناب سپیکر صاحب! مونږ او تاسو به دا لیدلی وی چې زمونږ یو منسټر صاحب ډیرې لوئې عهدې والا منسټر صاحب دا خبره اوکړه چې "*ہم 90 دن کے اندر اندر بلدیاتی انتخابات کرائیں گے*"، خو جناب سپیکر صاحب! غالباً هغه 90 دن، هغه بیا ډیرې ښې تیرې شولې خو اوسه پورې مونږ بیا انتخابات اونه لیدل۔ دا جناب سپیکر

صاحب، دې یو ځائې کښې تاسو ارشاد فرمائیلے دے چې مونږ به ډېرو محدودو ورځو کښې به بلدیاتی انتخابات کوؤ او بیا عجیبه خبره دا وه چې دلته ئے کله د بلدیاتو بل راؤړو، زمونږ ملګرو دا کوشش اوکړلو چې دیکښې مونږ لږ ترمیمات اوکړو، منسټر مونږ ته وئیل چې وخت نشته دے، (قهقهے) مونږ سره دومره وخت نشته دے چې تاسو هغې کښې (تالیاں) ترمیمات اوکړئ بلکه دا شے بس دلته نه پاس کوؤنکے دے او بلدیاتی انتخابات کوؤنکی دی خو جناب سپیکر صاحب، ما لکه مخکښې کومه خبره کړې وه، مایوسی ګناه وی خو دا به مو تاسو ته ګزارش وی چې اول خبرې ته سوچ کوئ بیا د هغې نه بعد خبره کوئ، (تالیاں) هغه ځکه عربئ کښې جناب سپیکر صاحب! یوه مقوله ده،" کلام الملوک ملوک الکلام"، دا بادشاهان لکه د خلقو سرداران دی، د بادشاهانو خبرې هم د خلقو د خبرو سردارانې وی خو جناب سپیکر صاحب! که یو وزیر با تدبیر هغه دا وائی چې زه به دغه ورځو کښې انتخابات کوم، ما ته دا خبره رایاده شی، زما ضلع کښې یو اے ډی او، هغه یو میټنګ راغوښتے وو، استاذانو ته ئے وئیلی وو چې 72 ګهنټو کښې به زه درته هنګو ټول ټهیک کوم، استاذانو وئیل چې دا اے ډی او غرق دے، دا په هیڅ څیز باندې نه پوهیږی، جناب سپیکر صاحب! 72 ګهنټې 90 دن، تین مهینے، 130 دن، دا مطلب دا دے ډیرې تیرې شولې، اوس غالباً نن هم اخبار کښې راغلی دی، الیکشن کمیشن وائی چې مونږ تیار یو چې انتخابات د اوشی، مونږ دا وایو چې دا حکومت هم په دغه نامې باندې جوړ شو چې اختیارات ایم این اے او د ایم پی اے په ځائې باندې کورونو او محلو ته منتقل شی۔ منسټر نه به مو دا درخواست وی چې ایوان کښې د اعلان اوکړی چې فلانی تاریخ نه به بلدیاتی انتخابات کیږی او کیدے شی بلدیاتو کښې لکه اوس کوم رخ لیدلے شی، ان شاء الله العظیم بیا به دا رخ نه وی، مونږ به خپلې آئینې کښې مخ اوګورو، شیشې کښې به اوګورو، ښځ به مو معلوم شی، مخ به هم معلوم شی او حکومت به خپل مخ او ښځ اوګوری چې دې یو نیم کال کښې خلق څومره مطمئن دی او څومره نه دی مطمئن؟ زما به دا ګزارش وی چې منسټر صاحب د زر تر زره جلد از جلد د دې اعلان اوکړی چې دې خلقو ته دا ټوله خبره واضحه شی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں مفتی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے بلدیاتی الیکشن کے حوالے سے اس ایڈ جرنمنٹ موشن کے ذریعے حکومت کی پوزیشن کلیئر کرنے کا موقع دیا۔ ویسے میں اخبارات میں، ٹی وی انٹرویوز کے اندر میں کوشش کرتا رہا ہوں کہ میں حکومتی مؤقف سامنے رکھوں لیکن ایوان کے اندر اس کا موقع نہیں آیا ہے اور میں اسلئے مفتی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع فراہم کیا۔ میں ذرا آپ کو تاریخ وار وہ Decisions اور Steps آپ کے سامنے اور ایوان کے سامنے رکھنا چاہونگا جو موجودہ حکومت نے رکھے ہیں۔ یہ جو 90 دن کی بات کی جاتی ہے، یہ میں بارہا کلیئر کر چکا ہوں اور جو میرے ٹی وی انٹرویوز ہیں اور اخبارات کی Statements ہیں، ان کا ریکارڈ نکالا جائے اور وہ ریکارڈ ان کو بتائے گا کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا الیکشن 'سلوگن' تھا اور پاکستان تحریک انصاف نے یہ بات کی تھی کہ جب ہمارا معاہدہ ہو رہا تھا تو اس وقت ہم نے ان کو واضح کیا تھا اور ان کو بتا دیا تھا کہ الیکشن کیلئے تیاری کرنا پڑتی ہے اور ان کا جو ڈاکومنٹ ہے، وہ In toto ہمیں منظور نہیں ہے۔ اس ڈاکومنٹ کے اندر ہم اپنا Input دینگے اور اس کے بعد جب اس کو ہاؤس میں پاس کیا جائے گا تو اس کے بعد اس پر وہ ہو گا، تو As a coalition partner ہم نے اس پہ اپنا وہ کیا تھا اور اس پہ انہوں نے مان لیا تھا اور اس وقت ایک کمیٹی بنی تھی اور اس کمیٹی میں اس وقت سکندر خان کی پارٹی کا نمائندہ بھی موجود تھا، چاروں پارٹیوں کے نمائندے موجود تھے، سول سوسائٹی کے لوگ موجود تھے اور تقریباً تین چار ماہ تک مسلسل اس کمیٹی نے کام کیا تھا اور ڈرافٹ لاء کے اوپر ہم نے کوشش کی تھی کہ اس ڈرافٹ لاء کو بہت زیادہ Acceptable بنائیں اور Devolution کا True spirit ہے، وہ اس میں Incorporate کریں اور میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ کام ہم نے کر دیا اور میں مفتی صاحب کی بڑی قدر کرتا ہوں لیکن جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری ترامیم کو اس بنیاد پر Reject کیا گیا کہ ہم جلدی الیکشن کرانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں، مفتی صاحب! میں آپ کو تو یہ نہیں کہتا کہ آپ نے غلط بیانی کی لیکن میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ This bill was referred to the Select Committee اور اس پر پانچ چھ سات دن مسلسل میٹنگز ہوئیں اور جو امنڈ منٹس مؤوہوئی تھیں، ان سب لوگوں کو بلایا گیا اور اپوزیشن کے پارلیمانی

لیڈرز اس میں بٹھائے گئے، ان کو بٹھایا گیا اور سب کی ترمیمات پر ڈسکشن ہوئی اور Jointly ہم نے 99% Bill پر اتفاق کر لیا۔ ایک چیز پر اختلاف رہ گیا اور اپوزیشن کے دوستوں نے کہا کہ ہم اس Right کو Reserve رکھتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر ہم اس پر اختلاف کریں گے اور وہ تھا لوکل، جو ویلج کونسل کا الیکشن تھا کہ ویلج کونسل کا الیکشن جماعتی بنیادوں پر ہوگا اس پر انہوں نے اختلاف کر دیا تھا، باقی پورے بل کے اوپر ہم نے Consensus develop کیا تھا۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ شاید مفتی صاحب کے ذہن میں یہ بات نہیں رہی تو انہوں نے یہ بات کی۔ ہم نے نومبر کے اندر لاء پاس کر دیا، دسمبر میں ہم نے Delimitations complete کر لیں، دسمبر میں Delimitations start کیں، جنوری کے End تک ہم نے Delimitations complete کر لیں اور ہم نے پھر وہ Delimitations الیکشن کمیشن آف پاکستان کو بھیجیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ان Delimitations کو Vet کیا، اس پر Input دیا، اس کو ہم نے Incorporate کیا اور اسی Delimitations کو In consultation with Election Commission of Pakistan ہم نے مارچ میں Notify کر دیا اور 19 مارچ کو پھر سپریم کورٹ آف پاکستان کا Decision آ گیا جس میں پنجاب کے اندر اور سندھ کے اندر وہاں کی Delimitations کو چیلنج کیا گیا تھا کہ جو Detailed decision کے اندر لکھا گیا تھا کہ بلوچستان کے علاوہ چونکہ وہاں الیکشنز ہوئے ہیں، باقی صوبے Corresponding legislation کریں، الیکشن کمیشن کو Empower کریں اور الیکشن کمیشن جو ہے وہ Delimitations کرے۔ ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کا اور ایڈووکیٹ جنرل کا خیال تھا کہ اس فیصلے کا اطلاق ہمارے اوپر ہو جاتا ہے کیونکہ Detailed judgment کے اندر یہ لکھا گیا تھا کہ بلوچستان کے علاوہ باقی سب، ہماری اپنی Interpretation ویسے ڈیپارٹمنٹ کی اس وقت یہ تھی کہ اس کا ہمارے اوپر اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس کیلئے ہم نے آرڈیننس پاس کر دیا، وہ آرڈیننس ہمارے ایجنڈے پر آ رہا ہے، ہم نے الیکشن کمیشن کو Empower کر دیا۔ اس دوران جو موجودہ چیف جسٹس ہے، جو اس وقت الیکشن کمشنر تھے، انہوں نے سپریم کورٹ کے اندر ریمارکس پاس کئے کہ خیبر پختونخوا حکومت کی Delimitations درست تھیں اور اس کو کسی نئی Delimitations کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں ویسے کریڈٹ ملنا چاہیئے اس حکومت کو کہ ہماری ان

کوہستان سے ایک بندہ گیا ہے اور وہ بھی ہماری اپنی پارٹی کا بندہ ہے، کوئی اس Delimitation پر کورٹ میں کسی نے اس کو چیلنج نہیں کیا ہے۔ اب اسی سپریم کورٹ کی اس Decision کے نتیجے میں ہم نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو لکھ دیا ہے کہ We are ready for the Election اور میں مفتی صاحب کو یہ ذرا بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کانسٹی ٹیوشن کو چیک کریں کہ آئین پاکستان میں الیکشن 'کنڈکٹ' کرنا خواہ وہ لوکل گورنمنٹ الیکشن ہو یا پراونشل اسمبلیز کا الیکشن ہو، نیشنل اسمبلی کا الیکشن ہو، وہ الیکشن کمیشن کا کام ہے۔ اس کا شیڈول بھی الیکشن کمیشن دے گا، حکومت صرف اپنا ارادہ ان کو لکھے گی، Intent ظاہر کرے گی کہ ہم الیکشن کرنا چاہتے ہیں، ہم اس کیلئے تمام تیاریاں کر چکے ہیں، یہ خط ہم نے الیکشن کمیشن کو بھیج دیا ہے۔ ہم نے ان کو لکھا ہے کہ ہم بائیو میٹرک سسٹم کے تحت الیکشن چاہتے ہیں اور الیکشن کمیشن کی آج Statement آئی ہے، الیکشن کمیشن کی Statement آئی ہے کہ خیبر پختونخوا حکومت کے اندر اس کی کچھ لیجسلیشن، وہ نامکمل ہے، وہ لکھے ہمیں کہ کونسی چیزیں نامکمل ہیں، ہم نے تو لاء پاس کر دیا ہے، Delimitations ہم نے کر دی ہیں، ہم نے ان کو Empower کر دیا ہے Election Commission of Pakistan should write down to us rather than giving in the newspapers، وہ ہمیں لکھے کہ یہ یہ Deficiencies ہیں۔ ہم نے اس کو لیٹر کے اندر لکھا ہے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ کہاں کہاں Deficiency ہے، آپ کو پیسوں کی ضرورت ہو تو وہ کہاں ہے، لیجسلیشن میں کوئی کمی ہے وہ ہمیں بتائیں، کہاں سقم ہے، وہ ہمیں In writing لکھیں ہم اس کیلئے تیار ہیں کہ ہم اس کا فوری طور پر وہ جواب دے دیں لیکن میں بالکل کلیئر کرنا چاہتا ہوں Now they should announce the schedule. This is not the job of the Khyber Pakhtunkhwa Government to announce the schedule. According to the Constitution and rules یہ الیکشن کمیشن کا کام ہے کہ وہ شیڈول اناؤنس کرے، ہم بالکل تیار ہیں، ہم نے صرف ایک ریکویسٹ بھیجی ہے کہ ہم Phases میں کرنا چاہتے ہیں، اس پر بھی ہم ان کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک Go میں چاہتے ہیں اور آپ وقت ضائع کر رہے ہیں، ہم اس کیلئے بھی تیار ہیں لیکن ہم نے دو تین وجوہات کی بنیاد پر Phases کی بات کی ہے کہ جو ہمارے سرد علاقے

ہیں،ان سرد علاقوں کے اندر سردی کے دوران الیکشن ممکن نہیں ہے، ہم نے اسی وجہ سے یہ بات کی تھی کہ فوری طور پر الیکشن ہو تو ان علاقوں کے اندر ہمارے لئے الیکشن ممکن نہیں رہے گا۔ بائیو میٹرک کے تحت اگر Machinery procure کرنی ہے تو اس میں پورے صوبے کیلئے Machinery procure کرنا ان کیلئے مشکل ہوگی لیکن اگر وہ کر سکتے ہیں تو We are ready to pay for this event، اس کیلئے ہم Payment کیلئے بھی تیار ہیں۔ وہ لکھیں ہمیں، الیکشن کمیشن ہمیں لکھے کہ یہ یہ آپ کی Deficiencies ہیں، اس کو ہم فوری طور پر پورا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی مفتی صاحب۔ اچھا، نہیں اگر آپ اس کو چاہتے ہیں کہ Detailed debate کیلئے تو پھر میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کہ اس پر پوری ڈیبیٹ کی جائے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! ڈیبیٹ کیلئے اگر آپ اس کو ایڈمٹ کرتے ہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: صرف دا پوائنٹ آؤټ کوؤ دیکښې هاؤس ته Put کول، دا Only needed, fourteen Members needed چې ډ سکشن د پاره دا ایډمټ شی۔ که هغه د غه وی نو بیا مونږ هغه شان ټول پرې د غه کولې شو، ډ سکشن هم پرې کولے شو۔

جناب سپیکر: جی۔ مفتی جانان صاحب! چونکہ آپ نے۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا جی۔

مفتی سید جانان: زه جی داسې وایم، دا عنایت الله صاحب خبرې اوکړلې ان شاء الله، ما اوس تاسو ته اووئیل چې یو سړے خبره کوی، هغه ته پکار دا ده چې اول

خپلو خبرو ته سوچ اوکړی، زه دا نه دغه کوم۔ یو نظام دے دلته، د دغه نظام ماتحت به دا کیږی۔

(مغرب کی اذان)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! ما مخکښې دا خبرې اوکړلې چې منسټر صاحب دا اوس کومې خبرې کوی چې دا اعلانا تو نه مخکښې دا سوچ مونږ کړے وے بیا به دا مشکل نه وو۔ مونږ ته دا پکار وو چې وئیلې مو وے چې حالاتو ته ګورو که الیکشن کمیشن مونږ ته اجازت راکړو نو مونږ به بیا دا سې کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ خو هغه وختې دا خبرې هیرې وې، مونږ وئیل چې دغه دغه ورځو کښې به دا کوؤ، زه ان شاء الله العظیم منسټر صاحب عزت مند سړے دے، مشر سړے دے خو دا امید لرم، دا امید په بنیاد باندې چې دا بلدیاتی انتخابات زر تر زره اوشی۔

جناب سپیکر: اچھا۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ پہلے دن چونکہ ایجنڈے پر آپ نے جنرل ڈسکشن کیلئے ٹائم رکھا تھا تو وہ اس دن نہیں ہو سکی تو ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اس کیلئے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: سوری میں نے۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: دوسری بات یہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Basically وہ افسوسناک واقعہ ہوا اس دن تو وہ ہم۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: اس وجہ سے نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر: ہاں اس وجہ سے نہیں ہو سکی۔

قائد حزب اختلاف: تو اس کا ہمیں ایک ٹائم ملنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: وہ ایجنڈا میں ہم رکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف: اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ آپ نے اس دن یہ بھی کہا تھا کہ ڈپٹی سپیکر کے حوالے سے ہم ایک پروسیجر کے مطابق چلیں گے تو اس کا کوئی شیڈول اگر ہمیں مل جائے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ مفتی صاحب! تاسو خپله خبره واپس کړه کنه جی؟ اچھا جی۔ د مانځه وخت دے ، د پنډره منټ د پاره بریک کوؤ Only fifteen minutes، د دې نه پس به تاسو ته موقع درکړو۔ د دې نه پس فیصل، د پنډره منټ د پاره بریک کوؤ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Syed Jaffar Shah, MPA, to please move his call attention notice No. 414. Syed Jaffar Shah.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے بلدیاتی آرڈیننس 2013 کو 7 نومبر 2013 کو منظور کروایا جو کہ صرف صفحہ 120 کے علاوہ سب کا سب لاگو ہو چکا ہے لیکن آٹھ مہینے گزرنے کے بعد بھی، ابھی تو 16 مہینے ہو گئے، یہ میں نے پہلے جمع کیا تھا، اس قانون پر صحیح طور پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ 2012 کے ایکٹ کے تحت قائم شدہ میونسپل کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ کونسلز ابھی تک فعال ہیں اور ٹی ایم ایز اور ضلعی حکومتوں کے قیام کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھایا جا رہا حالانکہ میونسپل کارپوریشنز اور ضلعی کونسلوں کو ابھی قائم کرنے کا اختیار نہیں ہے، لہذا حکومت ایکٹ کے اندر دفعہ 123 کے تحت حاصل شدہ اختیارات کو بروئے کار لا کر اس مشکل کو آسان کر کے ضلعی ایڈمنسٹریٹرز کا تقرر کرے اور ٹی ایم ایز اور ضلعی حکومتوں کے قیام کو یقینی بنائے۔ منسټر صاحب د په دې باندې سیر حاصل تبصره او کړی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ویسے میں ان کا مشکور ہوں اور جعفر شاہ صاحب سچی بات یہ ہے کہ اس ایوان کے ان اراکین میں سے ایک ہیں کہ جو پوری تیاری کے ساتھ اور ایوان کی

کارروائی کو Productive اور Meaningful بنانے کیلئے بڑی کوشش کرتے ہیں اور وہ یہ جو کال اٹینشن نوٹس لے آئے ہیں کہ پچھلے سال بھی ان کے ساتھ اس پر ڈسکشن ہوئی بلکہ اسی سال کسی وقت اس کال اٹینشن نوٹس پر ان کے ساتھ ڈسکشن ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: اؤ اؤ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اور اس وقت Formally وہ ایجنڈے پر نہیں آسکیں، میرے اور ان کے درمیان اس پر ایک گفتگو ہوئی ہے۔ ویسے ہم Almost on the same page ہیں لیکن جو ہمارا لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، Outgoing Administrative Secretary اور Current Secretary، ان سے جب میری ڈسکشن ہوئی تو ان دونوں کا مؤقف ہے کہ اس لاء کے اندر ایک Lacuna اور ایک سقم موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ہم Without having been elected ناظمین اور تحصیل ناظمین ٹی ایم ایز کو بحال کریں گے تو They will be without administrators کیونکہ کرنٹ لاء کے اندر ایڈمنسٹریٹرز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو ہم Further ذرا Examine کرتے ہیں In consultation with law اور یہ جو Provision ہے 123، اس کے تحت Removal of difficulties کیلئے جو Provision ہے، اس کے تحت ہم یہ Examine کرتے ہیں کہ کیا ہم By notification ایڈمنسٹریٹرز کا تقرر کرکے ٹی ایم ایز کو مطلب بحال کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ اور اگر نوٹیفیکیشن کے ذریعے نہ ہو سکے، 123 ہمیں اجازت نہیں دیتا ہے تو ہمیں کسی امنڈمنٹ کی ضرورت پڑے گی کہ نہیں؟ ان چیزوں کو میں ذرا Sort out کرنا چاہتا ہوں And I request honourable MPA, to assist me, we will sit with the Law Department, with the Secretary Local Government and with Advocate General، ہم تینوں مل کے اس پر بیٹھیں گے۔ ویسے میں ذاتی طور پر اس کے حق میں ہوں اور میں آپ کو ایک اور بات بھی بتاؤں کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی اس کے حق میں ہیں، وہ بھی کئی مرتبہ مجھے کہہ چکے ہیں کہ اس کو آپ بحال کریں، ٹی ایم ایز کو آپ بحال کریں، تو اس پوائنٹ کو ہم Further ذرا Explore کرتے ہیں، اس کو دیکھتے ہیں اور اگر کرنٹ لاء کے اندر یہ جو Lacuna ہے، ان کا خیال ہے، اگر یہ نہیں تھا اور کرنٹ لاء کے اندر یہ گنجائش تھی کہ اس میں Administrators by notification

مقرر کرکے ٹی ایم ایز کو بحال کریں تو میرے خیال میں اس سے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ میں بالکل ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن Further اس پر ذرا میٹنگ کریں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے جی، It's okay, thank you very much، یہ بہت ضروری ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! یہ بہت ضروری ہے کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور اس کے باوجود اگر ہم خاموش ہیں تو میرے خیال میں منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے، اگر نوٹیفیکیشن کے ذریعے سے ہو سکتا ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اگر لاء میں کوئی امنڈمنٹس لانا چاہتے ہیں تو ہم ان شاءاللہ ان کو بھی سپورٹ کریں گے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: یو منټ، دا یو دغه پاتې دے مونږ ته نو د هغې نه پس تاسو ته موقع درکوم، دوا ړو له بنه جي۔

Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention No. 417

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! یہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں تو کوئی، ہم جب کال اٹینشن نوٹس پیش کریں تو کم از کم حکومت کو سیریس ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے دور حکومت میں دوران ملازمت فوت شدہ سرکاری ملازمین کے خاندانوں کو ریلیف فراہم کرنے کیلئے مورخہ 5 ستمبر 2006 کو ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے سروس رولز 1989 میں ترمیم کرکے متوفی سرکاری ملازم کا بیٹا، بیٹی یا بیوہ محکمے میں کسی خالی آسامی پر گریڈ 1 سے گریڈ 15 تک بھرتی

کیا جائے گا بشرط یہ کہ امیدوار اس آسامی کیلئے مختص تعلیمی استعداد کا حامل ہو لیکن گزشتہ دور حکومت میں مورخہ 31 اگست 2012 کو متعلقہ سروس رولز میں مزید ترمیم کرکے گریڈ 1 تا گریڈ 15 سے کم کرکے گریڈ 10 پر بھرتی تک محدود کیا گیا۔ چونکہ صوبائی حکومت نے جونیئر کلرک، ابھی موجودہ جونیئر کلرک سکیل 7 کو اپ گریڈ کرکے 11 اور سینیئر کلرک کو گریڈ 9 سے اپ گریڈ کرکے 14، اسسٹنٹ گریڈ 11 کو گریڈ 16 اور سپرنٹنڈنٹس گریڈ 16 کو گریڈ 17 اور اسی طرح مختلف اساتذہ کی آسامیوں کو اپ گریڈ کردیا گیا ہے جس کی وجہ سے متعلقہ افسران اور خاصکر محکمہ تعلیم کے افسران شش وپنج میں مبتلا ہوگئے ہیں کیونکہ کلریکل اور ٹیچنگ کیڈر کی حالیہ اپ گریڈیشن کی وجہ سے صورتحال پیچیدہ ہوگئی ہے۔ اب محکمہ صرف کلاس فور گریڈ 1 ڈرائیور یا گریڈ 4 کی آسامیوں پر Deceased quota کے تحت بھرتی کرسکتا ہے جبکہ نئی اپ گریڈ آسامیوں پر بھرتی ناممکن ہوگئی ہے۔ لہذا صوبائی حکومت فوت شدہ سرکاری ملازمین کے خاندانوں کو ریلیف اور محکمانہ مشکلات کے پیش نظر مورخہ 5 ستمبر 2006 کے نوٹیفیکیشن کو بحال کرے جس میں گریڈ 1 سے گریڈ 15 تک کے Deceased quota پر بھرتی کرنے کا اختیار دیا گیا تھا تاکہ ان بیوہ گان کے خاندانوں کو ریلیف مل سکے۔

جناب سپیکر صاحب، دوران بجٹ تقریر محترم جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے تمام ٹیکنکل اور نان ٹیکنکل جتنے ملازمین ہیں اور تمام محکمہ جات کے ملازمین کو اپ گریڈ کرنے کا انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ تین مہینوں کے اندر اندر تمام ملازمین کی، جو یہ جونیئر سٹاف ہے، ان کی اپ گریڈیشن کی جائے گی لیکن اس پر کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جاسکی اور تمام ملازمین سراپا احتجاج ہیں۔ چار ماہ گزر چکے ہیں، میں توقع رکھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو وعدہ کیا تھا اس ایوان میں، وہ اپنا وعدہ پورا کرینگے جس سے تمام سرکاری ملازمین کو ریلیف ملے گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، امتیاز شاہد صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سردار اورنگزیب صاحب نے جو پیش کیا توجہ دلاؤ نوٹس، اس کو Thoroughly study کرنے کے بعد میں اس نتیجے پہ پہنچا ہوں کہ صوبائی حکومت میں Time to time آسامیاں اپ گریڈ ہوتی رہتی ہیں اور اس دفعہ

بھی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے۔اب ہماری کوشش یہ ہے کہ جو یہ پوسٹیں اپ گریڈ ہوئی ہیں اور اس میں یہ Deceased sons quota بھی اسی کا ایک حصہ ہے تو اس کیلئے ان شاءاللہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ قانون میں ترامیم لے آئیں اور جو نہی ان شاءاللہ قانون میں ترمیم ہو جائے گی تو ان شاءاللہ Deceased sons کا کوٹہ اور جو Revival ہے، ان شاءاللہ اس کو ہم Take up کرینگے۔ شکریہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! اگر ٹائم بتادیں، ٹائم بتادیں جناب سپیکر! تاکہ ملازمین کی حوصلہ افزائی ہو جائے۔

جناب شاہ فیصل خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فیصل، ہں جی، جی۔

وزیر قانون: ان شاءاللہ بہت جلد ہو جائے گا، یہ Already pipeline میں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی، فیصل کچھ بات کرنا چاہتا ہے، پھر اس کے بعد آپ، فیصل صاحب۔

جناب شاہ فیصل خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ نہایت ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہمارے ضلع ہنگو میں پچھلی حکومت میں ٹی ایم اے ہنگو کے پرانے آفس پر ٹی ایم اے شاپنگ پلازہ کی تعمیر کیلئے ٹینڈر ہوا تھا جس کا ٹھیکہ اور لیز سابق ایم پی اے کے بھائی کے پاس ہے اور وہ پالیسی کے مطابق اس پلازے کو ایک سال میں مکمل کرنے کا پابند تھا اور یہ ٹینڈر 2011 میں ہوا تھا اور آج 2014۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فیصل! آپ اس طرح کریں، اگر اس کا کوئی ہے تو آپ باقاعدہ ہمیں Written میں دے دیں تاکہ ہم کوئی ڈیپارٹمنٹ سے اس کی وہ Reply لے سکیں۔ ٹھیک ہے جی؟

جناب شاہ فیصل خان: د یکښې جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اس طرح نہیں ہے نا، اسمبلی کو رولز کے مطابق چلانا پڑے گا تو آپ مجھے Written میں دے دیں اور میں Through proper channel اس کو وہ کروں گا۔ شاہ فرمان صاحب، جی شاہ فرمان صاحب۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! ما ته یو د وه منټه را کړئ۔

جناب سپیکر: اچھا جی، میڈم!

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر، دغه مسئله دا سټینډنګ کمیټۍ ته هم راغلې وه، دا ایجوکیشن والا۔ د ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن منسټر صاحب هم ناست دے، زما دلته نور Colleagues هم ناست دی، دا هغې کښې هم راغلې ده۔ د سټینډنګ کمیټۍ روم دا Recommendation وو چې زر تر زره د دا بحال شی، هغه مخکښنې دغه چې وو نو ځکه چې دا زیاتے دے د دوئ سره او عاجزان خلق دی، دا هم هغه زوړ دغه باندې راوستل پکار دی۔

جناب سپیکر: د سټینډنګ کمیټۍ رپورټ چې کله مونږ ته راشی نو Definitely هغه مونږ دغه کوؤ۔ شاه فرما خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ومحنت): شکریہ جناب سپیکر۔ میرے خیال میں کہ اس میں سروس رولز میں تبدیلی چاہیئے ہوگی لیکن ایک ایشو اور بھی ہے کہ جب سے اپ گریڈیشنز ہوئی ہیں، یہ سی ایم صاحب کے ساتھ بھی یہ بات ڈسکس ہو چکی ہے اور چیف سیکرٹری صاحب سے بھی ہم یہ ریکویسٹ کر چکے ہیں کہ اس پہ جلدی کریں کیونکہ نہ صرف جو Sons quota ہے، اس کے علاوہ بھی یہ بات ابھی تک کلیئر نہیں ہے کہ جو گریڈ 11 ہے، اس کی ریگولر جو بھرتی ہے، وہ کس رول کے تحت ہو، پبلک سروس کمیشن کرے یا گورنمنٹ کرے، یہ بھی ابھی کلیئر نہیں ہے اور بہت ساری Vacancies pending ہیں تو یہ بہت Important ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ پہلے اگر ایم ایم اے کے دور میں 15 گریڈ، 15 کے بعد سے یہ 10 ہو گیا تو یہ اسلئے 10 ہو گیا کہ گریڈ 11 چونکہ پبلک سروس کمیشن کے پاس ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلئے یہ گریڈ 10 ہو گیا ہوگا۔ اب پہلے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ریگولر جو بھرتی ہے، جو اسسٹنٹ یا کلرک کونسے گریڈ تک پبلک سروس کمیشن کرے اور کونسے گریڈ تک اس کے نیچے ڈیپارٹمنٹس کریں گے؟ تو وہ جب کلیئر ہوگا تو اسی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! میرے خیال میں اس پہ منسٹر لاء نے بالکل ایک کلیئر بیان دے دیا ہے، اس پہ آپ کمیٹی میں یا جو بھی اس پہ ڈیبیٹ ہو، ڈسکس کر لیں اس پہ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت: اچھا لیکن، لیکن ایک پوائنٹ، ایک پوائنٹ میں Add کردوں کہ نلوٹھا صاحب نے بات کی، 83 ہزار جو کلرکس تھے، ان کی تو اپ گریڈیشن ہوگئی ہے، اب جو 1 to 16 اپ گریڈیشن ہے، اس کیلئے جو Tentative estimate ہے، وہ تقریباً 7728 بلین خرچہ ہے، تو اس پر کام جاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ گورنمنٹ کی Achievement ہے کہ 83 ہزار کی اپ گریڈیشنز ہوگئیں اور اب مزید لاکھوں ایسے جن کو ہم کہتے ہیں Lower rank people جن کی اپ گریڈیشن اب ان شاءاللہ Next time ہوگی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو باتیں منسٹر صاحب نے کی ہیں سر، میں نے اس میں یہ حوالہ دیا ہے کہ خالی آسامی پر گریڈ 1 سے گریڈ 15 تک بھرتی کی جائے گی بشرطیکہ امیدوار اس آسامی کیلئے مختص تعلیم، تعلیمی اسناد کا حامل ہو، اگر وہ اس تعلیمی معیار کے مطابق ہو، اس پہ پورا اترتا ہو تو اس کو بھرتی کیا جائے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! میرے خیال میں یہ، میرے خیال میں اچھا ہے کہ اس پہ ایک Proper Committee میں ڈسکشن ہو جائے، یہ ٹیکنیکل ایشو ہے۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں جی، عنایت صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس میں یہ ہے کہ ایم ایم اے کے دور میں 15 سکیل تک Devolve تھیں، اس وقت Devolution تھی، 2001 کی Devolution تھی And things were functioning under that devolution اور اس میں 16 گریڈ جو تھا وہ پبلک سروس کمیشن کے ساتھ، 15 گریڈ سے نیچے ساری آسامیاں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ تھیں۔ میرا خیال ہے کہ نلوٹھا صاحب جو کال اٹینشن نوٹس لے آئے ہیں، یہ سروس رولز کے اندر امنڈمنٹ کرنا پڑے گی Deceased sons کیلئے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو Delink نہیں کرنا چاہتے ہیں، It should not be linked with the overall مطلب Change in the policy کہ اس میں 15 گریڈ تک ساری نیچے Devolve

ہوں، اس کیلئے سپیشل سروس رولز کے اندر امنڈمنٹ ہم کرتے ہیں اور یہ بات بالکل Genuine ہے اور ہم سب اس پہ Agree کرتے ہیں۔ باقی Devolution کا جو پراسیس ہے، وہ جونہی الیکشن ہو گا تو خودبخود یہ 15 تک سب Devolve ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: اچھا جی، ابھی جاتے ہیں Next۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب! شارټ خبره کوم، پوائنټ آف آرډر۔

جناب سپیکر: شوکت خان! ایجنڈا۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: نه جی شارټ غوندې خبره ده جی۔

جناب سپیکر: Bills کافی پڑے ہیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: بہت شارٹ، شارٹ ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ اور یہ ملک قاسم صاحب نے بھی ایک اہم ایشو میرے ساتھ ڈسکس کیا ہے، وہ بھی کہنا چاہتے ہیں تو آپ دو منٹ میں جو بات کرنا چاہیں، پہلے آپ بولیں پھر اس کے بعد ملک قاسم صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر، ایک بڑا Important issue ہے شناختی کارڈ کے حوالے سے کہ میرے حلقے میں بھی اور میرے خیال سے پورے اگر کے پی کے میں دیکھا جائے تو بہت سارے لوگ پریشان ہیں، لوگوں کے شناختی کارڈز بن جاتے ہیں، جب Renewal کیلئے جاتے ہیں تو بلاک ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ بہت بڑا ایشو ہے، اس میں کئی لوگ میرے پاس آرہے ہیں، وہ حج کیلئے جانا چاہتے ہیں، شناختی ان کیلئے جاری نہیں ہوتا ہے تو وہ پاسپورٹ نہیں بنتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت خان! بلکہ آپ اس طرح کریں کہ کل۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میرے خیال سے کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کل اس پہ اس طرح کریں کہ قرارداد لے کے آئیں کیونکہ میرے حلقے میں بھی Same position ہے اور میرے خیال میں Mostly یہی پوزیشن ہے تو اس پہ آپ ایک ریزولیوشن جو ہے نا کل لے کر آئیں تاکہ ہم وہ ایک متفقہ قرارداد پاس کرلیں اس کے اوپر۔ ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ د هفتې په ورځ باندې زه خپل حلقه انتخاب ته روان ووم جی، نو هلته چې مې اوکتل نو انډس هائی وے پوره بلاک وو، د OGDCL ټول ایمپلائز، د Nashpa block او دا نور ټول جمع شوی وو، شکر درې پورې، ټول د اسلام آباد نه د هغې کوم ورکرز چې وو هغه راغلی وو، هلته کښې دا یو خوف و هراس پهیلاؤ دے چې مرکزی حکومت دا فیصله کړې ده چې د OGDCL د پرائیویټائزیشن یو پراسیس روان دے چې د هغې سره د OGDCL هغه ټول ډیر په غم و غصه کښې وو نو مونږ دا وعده ورسره کړې وه چې ان شاء الله العزیز زه چې په Monday لاړ شم نو د اسمبلئ په فلور باندې به باقاعده دا آواز اوچتوم، دا ستاسو آواز به رسوم۔ جناب عالی، دا ډیره اهم مسئله ده، OGDCL د پاکستان یو منافع بخش اداره ده که چرې په داسې انداز باندې دا اونې پونې دامو دا خرخ شی او د دې سره نه صرف ایمپلائز بلکه دا د ټول ملک نقصان دے۔ زه ټول خپل معزز قائد حزب اختلاف او پارلیمانی لیډرز ته دا درخواست کوم چې په دې مسئلې باندې د خصوصی نوټس واخلی او چې مونږ مرکزی حکومت ته داسې یو قرارداد پاس کړو چې میسج ورکړو چې په دې باندې زمونږ پوره صوبه د دې OGDCL ایمپلائز سره همنوا ده او مونږ دا نه غواړو چې دا OGDCL چې کوم دے پرائیویټ شی۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان!

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سکندر خان خبره کوی نو د هغې نه پس به چې دے نو عاطف خان! تاسو اووایئ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، زه ستاسو مشکور یم۔ ملک صاحب ډیر اهم مسئله اوچته کړه۔ هسې هم چې اوګورو جناب سپیکر! نو د اتلسم ترمیم نه پس په بعضې ادارو باندې د صوبو هم حق دے او په هغې حوالې سره که څه داسې Decision کیږی، څو پورې چې صوبې په اعتماد کښې نه وی اخستلې شوې، زما خیال نه دے چې پکار ده چې مرکز د هغه شان څه Decision واخلی۔ مونږ به هم دا غواړو چې بهئ دا کوم ملازمین دی چې د هغوی کوم خدشات دی او دغې سره سره زمونږ د صوبې به هم په دیکښې خدشات وی ځکه چې چونکه OGDCL چې دے د ځلور واړو صوبو په هغې باندې حق جوړیږی او پکار دا ده چې د صوبو د حکومتونو نه هم په دیکښې رائې واخستلې شی او د هغوی نه د هم تپوس اوشی نو بیا د هغې نه پس د څه Decision دې باره کښې دغه شی او که دوئ ریزولیوشن راولی مونږ به ئے بالکل سپورټ کوؤ جی۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ممبر صاحب چې دا کومه خبره اوکړه حقیقت دے ډیره Important خبره ده ځکه چې دا OGDCL دا دې وخت په پاکستان کښې چې کومې ادارې دی، په هغې کښې نن هم په اخبار کښې یو آرټیکل راغلے دے، ریکارډ پرافټ هغې کړے دے، ډیر زیات پرافټ هغه کوی او مطلب د خلقو د پاره یو ډیره لویه فائده ده۔ چې کوم نقصان والا یونټس دی نو زما په خیال هغه خرڅول پکار دی بجائے د دې چې کوم پرافټ والا یونټس دی چې هغه خرڅیږی۔ مونږ ته دا پته لګیدلې وه نو په دې باندې بیا زمونږ د حکومت د طرف نه یو کیس په سپریم کورټ کښې داخل شوے دے، 10% هغوی د دې Float کول شیئرز، نو د هغې د پاره مونږ سپریم کورټ کښې کیس داخل کړے دے او په هغې کښې زمونږ Plea سپریم کورټ Accept کړې هم ده ځکه چې څنګه سکندر خان اووئیل په دیکښې د 18th Amendment نه پس به زمونږ په صوبه کښې تقریباً زما په خیال که غلطیږم نه نو Almost 50% تیل چې پیدا کیږی، هغه زمونږه صوبه کښې پیدا کیږی۔ مونږ دا وایو چې یره دا چونکه د ټولو شریکه یو اداره ده نو صرف وفاقی حکومت ئے څنګه په خپله مرضئ باندې خرڅولې شی؟ د هغې د پاره مونږ سپریم کورټ کښې کیس اوکړو او هغه کیس

روان دے، اوس دې وخت کښې سپریم کورټ کښې هغه کیس روان دے خو سپریم کورټ هغوی ته دا اجازت ورکړو چې یره که تاسو 10% شیئر خرڅوئ نو تاسو هغه Proceedings سټاپ کوئ مه، هغه د روان وی خو پیسې به تاسو اخوا دیخوا چرته نه کوئ تر کومې پورې چې د دې کیس فیصله نه وی شوې۔ دا زه تاسو ته وایم چې مونږ پرې د خپل طرف نه سپریم کورټ کښې کیس هم کړے دے او کیس روان دے، اوس تاسو که دا مناسب ګڼړئ چې په سپریم کورټ کښې کیس وی نو آیا په هغې کښې په صوبائی اسمبلئ کښې قرارداد که وی نو ښه خبره ده، مطلب زه خو Favour کوم ځکه چې مونږ خو پخپله کیس کړے دے خو لیګل دغه ئے تاسو اوګورئ، سپریم کورټ کښې کیس دے نو آیا په دې باندې قرارداد راوړل پکار دی یا نه دی پکار، هغه ئے تاسو اوګورئ؟

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، منسټر صاحب خو خبره اوکړه، زما په دیکښې دا دغه دے چې دوئ له پکار ده چې دا خبره د هم Take up کړی چې که دا 10% شیئرز هم هغوی Float کوی نو پکار ده چې هغې کښې صوبو له د مخکښې Right راکړی، که صوبې هغې کښې شیئرز اخستل غواړی، مخکښې د هغه دغه شی، د هغې نه پس ته د دا پبلک ته Float کیږی۔ نو هغې کښې به هم د صوبې یو شے کم ازکم په دغه اداره کښې به پیدا شی او دا شے دوئ ته پکار ده چې دوئ د ورسره Take up کړی چې بهئ دا First right د صوبې ته ملاؤ شی جی۔

جناب سپیکر: عاطف خان! دیکښې تاسو داسې اوکړئ چې ټول به پکښې مشوره اوکړئ او په دې باندې که Resolution possible وی، مشوره پرې اوکړئ، Legal opinion پرې واخلئ نو ریزولیوشن پرې موؤ کړئ سبا که خیر وی، سبا که خیر وی چې سبا تاسو په دې باندې ریزولیوشن راوړئ، جوائنټ ریزولیوشن به ئے سبا واخلو۔ چونکه دا ریزولیوشنز مونږ سره نور هم پراته دی نو که دا ډیر ریزولیوشنز په یو ورځ مونږ پاس کوؤ نو د هغه ریزولیوشن اهمیت هم ختمیږی نو

اوس یو دوه ریزولیوشنز به دغه کیږی، د هغې نه پس به دا کوؤ۔ بنه جی ایجنډا ، ایجنډا ختموؤ نو د هغې نه پس به ریزولیوشنز مونږ مخکښې راولو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا
(خیبر پختونخوا ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, Item No. 8 and 9, Atif Khan, Item No. 8 and 9.

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementary and Secondary Education): I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Clauses 1 to، نه دیکښې خو هغه موؤرز چې کوم وو سردار حسین بابک او ثوبیه، بنه۔

Since both the movers of amendments in the Bill are absent, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا
(خیبر پختونخوا ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Elementary and Secondary.

Minister for Elementary and Secondary Education: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill may please be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Elementary and Secondary Education Foundation (Amendment) Bill, 2014 may be passed, without amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

صوبائی محتسب خیبر پختونخوا کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12: Honourable Minister for Law.
Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of Revenue Minister, Khyber Pakhtunkhwa, introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Land Revenue (Amendment) Bill, 2014.
Mr. Speaker: Item No. 12, 12. Item No. 12.
Minister for Law: I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, introduce before the House the Annual Report of the Provincial Ombudsman Khyber Pakhtunkhwa for the Year, 2013.
Mr. Speaker: It stands laid.

نکتہ اعتراض

جناب سکندر حیات خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سکندر حیات خان: سر! دا آئٹم نمبر 10 او 11 ولې موؤ نشو جی؟

جناب سپیکر: هغه ډیپارټمنټ ریکویسټ کړے وو، هغه ډیفر شوی دی۔

جناب سکندر حیات خان: سر! د هاؤس په نوټس کښې خو را وستل پکار دی کنه جی۔

ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی ششماہی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(از جولائی 2012 تا دسمبر 2012)

Mr. Speaker: Item No. 13: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 160 کی شق (3B) کی روشنی میں ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی Biannual Monitoring Report برائے جولائی 2012 تا دسمبر 2012 اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands laid.

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 14: Madam Aneesazeb Tahirkheli.

Ms: Aneesazeb Tahirkheli: Mr. Speaker Sir, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for the presentation of the report of the Standing Committee No. 23 on Administration Department, on Question No. 1404, asked by Madam Uzma Khan, MPA, referred on 23rd April, 2014, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے؟

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member / Chairperson of the Standing Committee No. 23 on Administration, to present report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شاہ حسین خان: سرا! د سحر وختی نه، نن چې اجلاس شروع شو نو نګهت اورکزئی یو خبره کړې وه د بهارت هغه Aggressive رویه باره کښې----

جناب سپیکر: هغه راولوچی، هغه راولو، د دې نه پس۔

جناب شاہ حسین خان: نو چې دا ایجنډا کله ختمه شی نو بیا به ما ته اجازت راکړئ، تاسو نه غواړم بیا به زه، رولز به Suspend کړئ بیا به راوړو۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Madam Aneesazeb.

Ms: Aneesazeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker Sir, I beg to present the report of the Standing Committee No. 23 on Administration Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Madam Aneesazeb, Item No. 16, Madam Aneesazeb.

Ms: Aneesazeb Tahirkheli: I beg to move that the report of the Standing Committee No. 23 on Administration Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 23 on Administration may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 17: Mr. Mehmood Jan Khan, Member / Chairman of Standing Committee No. 12.

Mr. Mehmood Jan: Mr. Speaker, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time period for presentation of the report of the Standing Committee No. 12 on Health Department, on Question No. 240, asked by Ms. Uzma Khan, MPA, referred on 12-09-2013, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member / Chairman of

Standing Committee No. 12 on Health, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Members: Yes.

جناب سپیکر: زما خیال دے سترې شوئ۔

Those who are against it may say say 'No'.
Members: No.
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 18: Mr. Mehmood Jan Khan.
Mr. Mehmood Jan: Mr. Speaker, I beg to present the report of Standing Committee No. 12 on Health Department in the House. Thank you.
Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 19: Mr. Mehmood Jan Khan.
Mr. Mehmood Jan: Mr. Speaker, I beg to move that the report of Standing Committee No. 12 on Health Department be adopted.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 12 on Health may be adopted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، د Rule 124 د لاندې دا Rule 240 suspend کړه، دا قرارداد پیش کوؤ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolutions? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Ji Nighat!

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! ہم سب نے دستخط کئے ہیں، ایک یہاں سے اور ایک وہاں سے۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: دا سې ده سپیکر صاحب! چې دا مشترکه قرارداد دے، په دې باندې د جناب سکندر خان شیرپاؤ صاحب دستخط دے، په دې باندې د جناب لطف الرحمان صاحب دستخط دے، د سردار اورنگزیب نلوټها دے، محترمه نگهت اورکزئی ده، جناب جعفر شاه صاحب دے، جناب شاه فرمان خان دے، جناب شهرام ترکئ صاحب دے او جناب عنایت الله خان صاحب دے جی او اپوزیشن لیډر صاحب ما ته اووئیل چې دا ته اولوله نو دا به زه پیش کړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

قراردادیں

جناب شاہ حسین خان: یہ صوبائی اسمبلی متفقہ طور پر اس بات کی پرزور مذمت کرتی ہے کہ ہندوستان بلاوجہ ہماری سرحدات کی خلاف ورزی اور بین الاقوامی قوانین کے جرم کا مرتکب ہو کر بلااشتعال ہمارے عوام اور افواج پاکستان پر فائرنگ کرکے بے گناہ لوگوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وزارت خارجہ بین الاقوامی برادری سے بات کرکے ان اشتعال انگیزیوں کو روکے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ بھارت جو کہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کے نام پر قتل عام کر رہا ہے، کو فی الفور ایسا کرنے سے روکا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

عاطف خان! تاسو وایئ، جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ مشترکہ قرارداد ہے، جناب عاطف خان صاحب، نگہت اورکزئی بی بی اور میرا نام ہے اور یہ اس دن جب تحریک التواء میں نے پیش کی تھی، مٹلتان اور جو ہائیڈرو پراجیکٹس ہیں، اس کے حوالے سے ہے اور آپ کی رولنگ کی روشنی میں یہ قرارداد ہم پیش کرتے ہیں۔

یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ پلاننگ کمیشن اسلام آباد کو ہدایت کرے کہ وہ خیبر پختونخوا کے دو پی سی ون جس میں 84 میگاواٹ گورکن مٹلتان سوات اور 69 میگاواٹ لاوی چترال کے پراجیکٹس شامل ہیں، ان کی جلدی منظوری دی جائے۔ ان منصوبوں میں تاخیر سے امن وامان کے مسائل جنم لے سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عوام کو سستی اور ساتھ بجلی سے بھی محروم کیا جا رہا ہے۔ ان منصوبوں کی جلد تعمیر سے نہ صرف مقامی آبادی کو فائدہ ہوگا بلکہ حکومت کو زرمبادلہ جو کہ تیل درآمد میں خرچ ہوتا ہے، اس میں کمی واقع ہو جائے گی۔ ان دونوں پی سی ون کی منظوری میں تاخیر صوبے کے معاشی قتل کے مترادف ہے اور صوبائی اسمبلی ان پی سی ون کو جو کہ خالصتاً صوبائی حکومت کے فنڈ سے تعمیر ہو رہے ہیں، وفاقی حکومت کو پنجاب کے دوسرے پن بجلی گھروں کو دیئے گئے، Per megawatt قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان منصوبوں کی جلد منظوری دی جائے۔

میری پورے ہاؤس سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو Unanimously adopt کرلے۔

تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی یو منټ۔ محمد علی جی، هغه نه یریږو بیا راسره جنګ هم کوی کنه۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): شکریه جناب سپیکر، رولز خو Already suspend دی خو قرارداد.....

جناب سپیکر: جی جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: چونکہ سردیوں کے موسم میں دیر کوہستان میں انتہائی سخت سردی کی وجہ سے لوگ آگ جلانے کیلئے جنگل سے لکڑی لاتے ہیں اور اپنا گزارہ کرتے ہیں جو کہ کئی دہائیوں سے یہ سلسلہ شروع ہے کیونکہ آگ کے بغیر وہاں زندگی گزارنا ناممکن ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ دیر بالا کو سوئی گیس کی فراہمی کی منظوری دی جائے تاکہ جنگلات کا تحفظ ہو سکے اور لاکھوں لوگوں کو زندگی گزارنے میں بھی سہولت میسر ہو سکے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب سپیکر: اچھا کچھ قرار دادیں اور بھی ہیں لیکن کل ہم کریں گے کہ ایک دن میں اتنی قرار دادیں پاس کریں گے تو اس کی وہ نہیں پڑے گی، تو آپ لوگوں کی قرار داد ہم کل لے لیں گے، ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ ایک قرار داد میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کل۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! ابھی Rules relaxed ہیں، میں اپنا۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل میں Relax کر لونگا، کل، کل میں ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کو چانس۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! ویسے بھی Rules relaxed ہیں، یہ ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: اچھا چلو منور خان صاحب، پھر فضل الٰہی کا بھی۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ لکی شہر میں نادرا کے دفتر میں فیمیل سٹاف نہیں ہے اور فیمیل شناختی کارڈ بنانے کیلئے مرد سٹاف ان کی فوٹو کھینچتے

ہیں سر، جس کی وجہ سے علاقے میں بے چینی ہے جبکہ اس سے پہلے فیمیل سٹاف نادرا کے دفتر میں موجود تھی، لہذا لکی میں نادرا کے دفتر میں فیمیل سٹاف کو فوراً مقرر کیا جائے تاکہ ان کا یہ مطالبہ پورا ہو جائے۔ تھینک یو سر۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی فیصل صاحب، جی جی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

راجہ فیصل زمان: چلیں موؤ کر لیں۔

جناب سپیکر: دا Favour، (مداخلت) نہ هغه منور خان صاحب چې کوم دغه اوکړو، تاسو Signs کړے دے تهولو نه؟ ٹهیک ده نو ساده کار به اوکړو، منظور دے تهولو ته کنه؟

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Fazl e Elahi Sahib. Fazl e Elahi Sahib.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی اس کے بعد میں، یہ اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔ چلو فضل الہیٰ صاحب!

جناب فضل الہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! یہ تو Unanimous آپ نے نہیں کہا؟

جناب سپیکر: Unanimously کہا ہے، Unanimously کہا ہے نا جی۔ اچھا جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جناب سپیکر! میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں میں اپنے معزز اراکین سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کریں سپیکر صاحب! آپ کے توسط سے کہ ذرا، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے ساتھ کس کس نے Signs کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: جی؟

جناب سپیکر: ریزولیوشن پہ کس کس نےSigns-----

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: یہ ریزولیوشن جی اشتیاق ارمڑ صاحب، ضیاء اللہ آفریدی، سورن سنگھ صاحب، منور خان صاحب، سید جعفر شاہ صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، انہوں نےSigns کئے ہیں جی۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں تمام سرکاری، نیم سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں جن طلباء سے اسلحہ اور منشیات برآمد ہوں جس کے ذریعے وہ تعلیمی اداروں میں انتشار اور بدنظمی پھیلانا چاہتے ہیں، ان طلباء کو تعلیمی اداروں سے نکالا جائے اور انہیں آئندہ کیلئے صوبہ بھر کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں داخلہ نہ دیا جائے اور ایسے طلباء کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے قانون بنایا جائے تاکہ آئندہ کیلئے ایسے واقعات پر قابو پایا جاسکے۔ نیز تمام سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں ذمہ داران اور انتظامی امور کے متعلقہ افسران کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! زه د یوې خبرې اجازت غواړم چې اول خو دا ده جی چې تاسو کتلی دی چې په دې-----

جناب سپیکر: قرارداد آپ-----

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا جی، عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اصولاً خو د دې قرارداد سره زمونږ اتفاق دے ، لکه د دې څه دغه نشته خو زه یو وړوکے غوندې امنډمنټ پکښې دغه کوم چې هغه لکه اسلحه، که ته د اسلحې نوم اولیکې نو هغه به دا خپل Right contest کوی چې ما سره کوم 'لائسنسډ' اسلحه ده او ما ته پرسنل مسئله ده یا دغه ده نو زه وایم که غیرقانونی اسلحه پکښې اولیکئ نو دا به ښه وی۔ (مداخلت) هاں، د ستوډنټس خبره ده خو غیر قانونی اسلحه که پکښې اولیکئ، لکه دا تاسو که نه دغه کوئ، زما خو تجویز دا دے چې غیرقانونی پکښې اولیکئ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: سر!

جناب سپیکر: جی جی، جی ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سر، یہ بڑے نازک مسئلے کو وہ کر رہے ہیں جس کا تعلق ہمارے تعلیم سے ہے، خصوصاً طلباء سے ہے۔ ہمارے صوبے میں یہ جو اسلحہ کی بات عنایت صاحب نے کی ہے، یقیناً بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو دشمن دار بھی ہیں۔ ایک بات تو وہ ہو سکتی ہے لیکن دوسری بات جو بڑی خطرناک بات کی ہے کہ اگر ایک بندہ ہے، ایسا کوئی جرم کرتا ہے تو اس کو سزا ہونی چاہیئے لیکن اس کو صوبے کے کسی تعلیمی ادارے میں علم نہ دینا، تعلیم نہ دینا، یہ میرے خیال میں یہ اس میں نیا، تو لہٰذا اس قرارداد کو ہمیں تھوڑا وہ، اس سے Agree نہیں ہیں ہم سب۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں اس پر ایک ضروری بات کرنا چاہوں گی۔ سر، یہ ایک بہت نازک مسئلہ ہے اور اس فلور پہ ہم بہت سے طلباء اور طالبات کے بارے میں نازک مسئلے یہاں پہ اٹھا چکے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جو میرے آنریبل ممبر جو کہ پی ٹی آئی سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے ساتھ میں بالکل Agree ہوں کہ سٹوڈنٹس جو ہیں، بالکل دشمنی بھی ہو گی لیکن سر! ان کو سزا ایسی ملنی چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ اس سے عبرت لیں، عبرت کا نشان وہ لوگوں کے سامنے بنیں اور دوسرے لوگ اس کی پیروی کرتے ہوئے کہ اس کو اگر اتنی سزا مل گئی ہے تو وہ پھر دوسری جگہوں پہ وہ تعلیم حاصل نہ کر سکیں، قانون سب کیلئے ہونا چاہیئے بالکل۔

جناب عبدالستار خان: قانون ہمارے لئے بھی ہے، ان کیلئے بھی لیکن یہ بات کرنا کہ تعلیم سے منع کرنا۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں، تو تعلیم کیلئے جو آتے ہیں تو وہ تو اس چیز، نہیں منشیات اور اسلحہ سر! یہ اب Controversial کر رہے ہیں، سر! یہ Controversial کر رہے ہیں۔

راجہ فیصل زمان: سر!

جناب سپیکر: فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! یہ آپس میں کل بیٹھ جائیں اور اس میں کچھ Wording کا مسئلہ ہے۔

جناب عبدالستار خان: Wording کا مسئلہ ہے، راجہ صاحب کی بات ٹھیک ہے۔

راجہ فیصل زمان: کچھ Language کا مسئلہ ہے جس سے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی Reputation پر بھی اثر آتا ہے اور اس سے یہ Words اچھے نہیں ہیں، تھوڑے سے لفظ اگر آگے پیچھے ہو جائیں تو Language صحیح ہو جائی گی۔

جناب سپیکر: فضل الہیٰ صاحب! آپ اس طرح کریں، کل ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس میں الفاظ کا بھی تھوڑا چناؤ کریں، کل ان شاءاللہ اس کو کر لیں گے۔

راجہ فیصل زمان: سر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر، میری یہ ریکویسٹ ہے، پورے ایوان سے آپ کی وساطت سے۔ سر، آپ نے دو بجے کا ٹائم رکھا ہے، ناراض نہ ہوں میرے بھائی بہن سارے، جو پولیس والے ہیں، انہوں نے اب ادھر سے جا کر محرم کی ڈیوٹیاں بھی کرنی ہیں تو لہذا میں ریکویسٹ کروں گا سب سے، اگر دو بجے نہیں تو ڈھائی بجے تک سب پہنچیں کہ وہ لوگ چھٹی کر کے اپنی اگلی ڈیوٹی پہ جا سکیں کیونکہ اگلی ڈیوٹی میں اگر کوئی غفلت ہو گئی تو گورنمنٹ کا نقصان ہے، ہم سب کا نقصان ہے۔

جناب سپیکر: (جناب فضل الہیٰ، رکن اسمبلی سے) کل آپ ان کے ساتھ مشورہ کر کے ڈرافٹ کو تھوڑا چینج کر کے پھر لے کے آئیں۔ اچھا میں بالکل یہ بات جو ہے نا اس کو سیکنڈ کرتا ہوں، میں جب یہاں بیٹھتا ہوں تو میں Regularly پوچھتا ہوں کہ کتنے لوگ آئے، کتنے لوگ آئے؟ تو Risk ہوتا ہے کیونکہ کہیں وہ، تو مہربانی کریں کہ دو بجے کا ٹائم ہے، تو مہربانی کریں کہ ٹائم پہ آئیں۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 28 اکتوبر 2014ء بعد از دو پہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)